منگل 17 فروری 2004ء

مصلح موعود نمبر

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

C.P.L 29 ٹیلیفون نمبر 213029

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 17 فروری 2004ء 25 ذوالحج 1424 ہجری 17 تبلیغ 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 37

موعود خاندان

زرتشتی مذہب کے صحیفہ دساتیر میں تحریر ہے۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ اگر زمانہ میں سے ایک دن بھی باقی رہ جائے تو تیرے لوگوں (اہل فارس) سے ایک شخص کو قائم کروں گا جو تیری گم شدہ عزت وآبرو واپس لائے گا اور اسے دوبارہ قائم کرے گا۔ میں پیغمبری اور پیشوائی تیری نسل سے نہیں اٹھاؤں گا۔

(سفرنگ دساتیر ص190 ملفوظات حضرت زرتشت مطبوعہ 1280 مطبع سراجی دہلی)

مصلح موعود کے متعلق عظیم الشان پیشگوئی اور اس کے مصداق کا دعویٰ

حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا:۔

''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام! خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین (......) کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب (......) کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ (......) خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر' مظہر الحق والعلاء (-) جس کا نزول بہت مبارک جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امرا مقضیا'' (اشتہار 20 فروری 1886ء۔ روحانی خزائن جلد نمبر 5 ص 647)

حضرت مصلح موعود نے قادیان میں 28 جنوری 44ء کو خطبہ جمعہ میں اپنی تفصیلی رویا بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میری زبان پر یہ فقرہ جاری ہوا۔ انا المسیح الموعود مثیله وخلیفتهٗ اور میں ہی مسیح موعود ہوں یعنی اس کا مثیل اور خلیفہ ہوں...... اس الہام الٰہی سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ پیشگوئی جو مصلح موعود کے متعلق تھی خدا تعالیٰ نے میری ہی ذات کے لئے مقدر کی ہوئی تھی...... **خدا تعالیٰ نے اپنی مشیت کے ماتحت آخر اس امر کو ظاہر کر دیا اور مجھے اپنی طرف سے علم بھی دے دیا کہ مصلح موعود سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں......**

میں نے وہ تمام پیشگوئیاں پڑھیں اور اب ان پیشگوئیوں کو پڑھنے کے بعد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے یہ پیشگوئی میرے ذریعہ سے ہی پوری کی ہے۔ (الفضل یکم فروری 1944ء)

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

حضرت مصلح موعود کی قومی اور ملی خدمات کے بارے میں غیروں کے تاثرات

مرتبہ: فخر الحق شمس صاحب

امرتسر کے صحافی جناب محمد اسلم صاحب

صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب سے بھی مل کر ہمیں از حد مسرت ہوئی۔ صاحبزادہ صاحب نہایت ہی خلیق اور سادگی پسند انسان ہیں۔ علاوہ خوش خلقی کے کہیں بڑی حد تک معاملہ فہم و مدبر بھی ہیں۔

صاحبزادہ صاحب کا زہد وتقویٰ اور ان کی وسعت الخیالانہ سادگی ہمیشہ یادر ہے گی''۔

(''بدر''13مارچ1913ء)

سید عبدالقادر صاحب ایم اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور

26 فروری 1919ء کو حضرت مصلح موعود نے اسلامیہ کالج لاہور کی مارٹن ہسٹاریکل سوسائٹی کے زیر اہتمام ''اسلام میں اختلافات کا آغاز'' کے عنوان پر لیکچر دیا۔

اس موقع پر سید عبدالقادر صاحب ایم اے نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا:

''فاضل باپ کے فاضل بیٹے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا نام نامی اس بات کی کافی ضمانت ہے کہ تقریر نہایت عالمانہ ہے۔(۔) میرا خیال ہے کہ ایسا مدلل مضمون اسلامی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے احباب کی نظر سے پہلے کبھی نہیں گزرا ہوگا۔(پیش لفظ اسلام میں اختلافات کا آغاز'')

مولانا محمد علی جوہر صاحب

ناشکری ہوگی کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اوران کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں۔ جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے وقف کردی ہیں۔(ہمدرد 26 ستمبر 1927ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد5 ص614)

خواجہ حسن نظامی دہلوی مدیر اخبار ''منادی''

میرزا محمود احمد دراز قد، دراز ریش، گندمی رنگ، بڑی بڑی آنکھیں، عمر چالیس سے زیادہ ذات مغل، پیشہ امامت اور مسیح موعود کی خلافت اور تقریر وتحریر کے ذریعہ قادیانی جماعت کی پیشوائی(۔) عقل دور اندیش اور رہمہ گیر ہے۔...... اکثر بیمار رہتے ہیں مگر بیماریاں ان کی عملی مستعدی میں رخنہ نہیں ڈال سکتیں۔ انہوں نے مخالفت کی آندھیوں میں اطمینان کے ساتھ کام کر کے اپنی مغلئی جوانمردی کو ثابت کردیا......... دماغی اور قلمی جنگ کے ماہر ہیں''۔

(سالنامہ ''منادی'' 1936ء صفحہ 178-179 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ششم ص109)

مولانا ظفر علی خاں مدیر اخبار ''زمیندار'' لاہور

مرزا محمود کے پاس قرآن ہے، قرآن کا علم ہے...... مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے اشارے پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے ...... مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں، مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر ایک ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے''

(''ایک خوفناک سازش'' مصنفہ مولوی مظہر علی اظہر ص195-196)

علامہ نیاز فتح پوری صاحب مدیر ماہنامہ ''نگار''

تفسیر کبیر جلد سوم آج کل میرے سامنے ہے اور میں اسے بڑی نگاہ غائر سے دیکھ رہا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک نیا زاویہ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل ونقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپ کی تبحر علمی، آپ کی وسعت نظر، آپ کی غیر معمولی فکر وفراست، آپ کا حسن استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے۔

(الفضل 17 نومبر 1963ء)

مولانا عبدالماجد دریا آبادی

قرآن اور علوم قرآن کی عالمگیر اشاعت اور (دین حق) کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمری میں جاری رکھیں۔ ان کا اللہ انہیں صلہ دے علمی حیثیت سے قرآنی حقائق ومعارف کی جو تشریح وتبیین وترجمانی وہ کر گئے ہیں۔ اس کا بھی ایک بلند وممتاز مرتبہ ہے۔

(صدق جدید لکھنؤ 18 نومبر 1965ء بحوالہ سوانح فضل عمر جلد سوم ص168)

سید ابوظفر نازش رضوی صاحب

حضرت صاحب کو (دین حق) اور حضور سرور کائنات علیہ السلام سے جو عشق ہے اس کی مثال اس دور میں ملنا محال ہے۔ دوسرے یہ کہ تحفظ (دین حق) کے لئے جو اہم نکات حضرت صاحب کو سوجھتے ہیں وہ کسی دیگر (۔) لیڈر کے ذہن سے مخفی رہتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 14 اپریل 1966ء)

میاں سلطان احمد وجودی صاحب

وہ بڑی بڑی ضخیم کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کو مل کر ان کے اخلاق کا گہرا اثر ان کے ملنے والوں پر ہوتا ہے۔ تنظیم کا ملکہ ان میں موجود ہے۔ وہ 50 سال کی عمر میں کام کرنے کے لحاظ سے نوجوان معلوم ہوتے ہیں۔ وہ اردو زبان کے ایک بڑے سرپرست ہیں۔

(الحکم جوبلی نمبر 28 دسمبر 1939ء)

مولانا غلام رسول مہر صاحب

مسلم قوم کے لئے تو ان کا وجود سراپا قربانی تھا (۔) میں نے پاک وہند میں سیاسی نہ مذہبی لیڈر ایسا دیکھا ہے۔ جس کا دماغ Practical Politics پریکٹیکل پالکس میں ایسا کام کرتا ہو۔ جیسا مرزا صاحب کا دماغ کام کرتا تھا۔ بے لوث مشورہ واضح تجویز اور پھر صحیح خطوط پر لائحہ عمل۔ یہ ان کی خصوصیت تھی۔(ماہنامہ ''خالد'' ربوہ نومبر دسمبر 1978ء ص70-71)

خان بہادر سیٹھ احمد الہ دین آف سکندر آباد

جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی مجھ پر خاص توجہ اور عنایت ہے۔ اوران کی عملی زندگی، وسیع النظری اور خدا پرستی نے مجھے ہمیشہ متاثر کیا۔

(الحکم 28 دسمبر 1939ء ص2)

مرزا معراج الدین انسپکٹر جنرل سی آئی ڈی

گزشتہ سالوں میں حکومت نے جو منصوبے آپ کی جماعت کے خلاف کئے تھے وہ اتنے بھیانک اور اتنے خوفناک تھے کہ ان کا تصور کر کے بھی انسان کا دل لرز جاتا ہے۔ مگر جماعت کی زبردست قیادت نے ان سب کو ناکام بنا دیا۔ اور اسی لئے میں امام جماعت احمدیہ کا گرویدہ ہوگیا ہوں۔

(تاریخ احمدیت جلد ہفتم ص438)

ایک امریکن پادری کے تاثرات

1914ء میں ایک عالم فاضل امریکن پادری قادیان آیا اور اس نے حضور سے ملاقات کے بعد کہا کہ میں نے آج تک ایسی معقول گفتگو اور ایسی مدلل تقریر کسی کے مونہہ سے نہیں سنی۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا خلیفہ بہت بڑا سکالر ہے اور مذاہب عالم پر اس کی نظر بڑی گہری ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد پنجم ص181 تا 183)

اخبار ''فتی العرب'' دمشق

اخبار ''فتی العرب'' دمشق اپنی 10 اگست 1924ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

''یہ خلیفہ صاحب اپنی عمر کے چالیسویں سال میں ہیں۔ منہ پر سیاہ کشادہ داڑھی رکھتے ہیں۔ چہرہ گندم گوں ہے اور جلال ووقار چہرہ پر غالب ہے۔ دونوں آنکھیں ذکاوذہانت اور غیر معمولی علم وعقل کی خبر دے رہی ہیں۔

(بحوالہ ماہنامہ ''خالد'' فروری 1965ء صفحہ 20-21)

سٹینکوایم۔ ووجیکا

آپ ہمیشہ ہی سے ایک اولوالعزم لیڈر اور زرخیز دماغ مصنف واقع ہوئے ہیں۔ اپنے والد کی طرح آپ کو بھی دعویٰ ہے کہ تعلق باللہ کے ایک خاص مقام پر فائز ہیں۔

(ایسٹرن ورلڈ بحوالہ ماہنامہ ''انصار اللہ'' ربوہ فروری 1962ء ص42)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 6 روپے

حضرت مصلح موعود کے دور میں 46 ملکوں میں احمدیہ مشن قائم ہوئے

پیشگوئی مصلح موعود کے عالمی اور دائمی اثرات

خداتعالیٰ میرے نام اور کام کو دنیا میں قائم رکھے گا (حضرت مصلح موعود)

عبدالسمیع خان۔ایڈیٹر الفضل

بیسویں صدی کی چوتھی دہائی میں جب کہ حضرت مصلح موعود کی خلافت کو بیس سال گزر رہے تھے کچھ لوگ بآواز بلند یہ اعلان کر رہے تھے کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔

مگر اس واقعہ کے 66 سال بعد جماعت کے ایک مشہور مخالف کا یہ بیان ملاحظہ ہو۔جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دورہ انڈونیشیا 2000ء اور وہاں 1000 بیعتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

"جب سے میں نے یہ خبر پڑھی ہے میں چین و سکون سے نہیں بیٹھا میری زندگی کا عظیم مشن فتنہ قادیانیت کی سرکوبی ہے۔اگر قادیانی چاند پر گئے تو میں ان کا وہاں بھی تعاقب کروں گا۔

(روزنامہ پاکستان 6 نومبر 2000ء)

یہ بیان پیشگوئی مصلح موعود کے بین الاقوامی اثرات کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود کے جس مشن کو حضرت مصلح موعود ساری زندگی اپنے خون پسینے سے سینچتے رہے وہ ان کی وفات کے بعد ان کے مقدس فرزندوں کے ذریعہ مسلسل کامیابی کی منازل طے کر رہا ہے۔

دائمی نشان

امر واقعہ یہ ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود محض کوئی وقتی نشان نہیں بلکہ ایک دائمی اور عالمگیر اثرات رکھنے والا نشان ہے۔چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے .... کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے ....

بفضلہ تعالیٰ و احسانہ .... خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیائے موتی کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔(مجموعہ اشتہارات جلد 1 ص 114`115)

ان بے شمار برکتوں اور اثرات کی تفصیل پیشگوئی مصلح موعود میں موجود ہے۔ان میں سے بعض حصے بتمام و کمال ظاہر ہو چکے ہیں اور بعض حصے ایسے ہیں جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ روشن اور نمایاں ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

بے شمار کارناموں کا خلاصہ

ان وسیع اور پائیدار برکتوں کو بہت مختصر خلاصے کی شکل میں اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے۔

حضرت مصلح موعود نے

☆100 کے قریب علمی، تربیتی اور روحانی تحریکات جاری فرمائیں۔

☆ممالک بیرون میں 311 بیوت الذکر کی تعمیر ہوئی

☆46 ممالک میں احمدیہ مشنوں کا قیام عمل میں آیا

☆164 واقفین زندگی نے بیرون ممالک میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیا۔

☆16 زبانوں میں تراجم قرآن کی اشاعت ہوئی۔

☆24 ممالک میں 74 تعلیمی مراکز کا قیام ہوا۔

☆28 دینی مدرسوں اور 17 ہسپتالوں کا قیام عمل میں آیا۔

☆40 کے لگ بھگ اخبارات و رسائل کا اجراء ہوا۔

☆حضور نے 225 کتب و رسائل تصنیف فرمائے۔

☆10 ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی حضور کی قرآنی تفسیر منظر عام پر آئی۔

☆حضور نے یورپ کے دو سفر اختیار فرمائے اور بنفس نفیس حق کا پیغام پہنچایا

☆ربوہ کا قیام جو تاریخ کے نادر معجزات میں سے ہے۔

☆ذیلی تنظیموں کا قیام اور بیسیوں اداروں کی بنیاد ڈالی گئی۔

☆مجلس مشاورت کا پراثر اور بے مثال نظام قائم کیا گیا۔

آیئے اب پیشگوئی مصلح موعود میں بیان کردہ خدا تعالیٰ کے چند مقدس جملوں کی روشنی میں اس پیشگوئی کے عالمی اثرات پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں۔

موت کے پنجہ سے نجات

خداتعالیٰ فرماتا ہے:

وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔اور وہ جو قبروں میں پڑے ہیں باہر آویں۔

یاد رہے کہ 1914ء میں جب حضرت مصلح موعود خلیفہ بنے تو ہندوستان سے باہر جماعت کی صرف افغانستان میں کسی قدر اہمیت تھی۔اور وہاں بھی مسلسل ظالمانہ کارروائیوں کے ذریعہ مٹانے کی کوشش ہو رہی تھی۔اس کے علاوہ کسی اور جگہ باقاعدہ جماعت قائم نہیں تھی۔سیدنا حضرت مصلح موعود نے دعوت الی اللہ کا ایک عظیم نظام جاری فرمایا اور 46 ممالک میں احمدیہ مشن قائم ہوئے۔جن کے ذریعہ دنیا کے ایک بڑے حصے تک مسیح موعود کا زندگی بخش پیغام پہنچا اور قبروں میں پڑے ہوئے باہر آنے لگے۔

1934ء میں تحریک جدید کی بنیاد رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اگر ہندوستان سے ایک ایک احمدی کو چن چن کر قتل کر دیا جائے تب بھی احمدیت کی کونپلیں دنیا کے مختلف خطوں سے اگنے لگیں اور احمدیت ناقابل تسخیر اور ناقابل شکست ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کا کلام اور منشاء پورا ہوا اور آج احمدیت کا پودا دنیا کے 176 ممالک میں لگ چکا ہے جس کے نتیجہ میں اس پر سورج غروب نہیں ہوتا آج سے بہت عرصہ قبل مولانا ظفر علی خان صاحب نے یہ سچی گواہی دی تھی کہ:

"یہ ایک تناور درخت ہو چکا ہے، اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی نظر آتی ہیں اور آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کانٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ کو خاطر میں نہ لاتے تھے غلام احمد قادیانی .... پر ایمان لے آئے ہیں"۔

(اخبار زمیندار 2 اکتوبر 1932ء)

تحریک وقف زندگی

خداتعالیٰ نے فرمایا تھا:

وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔

بیماریوں سے صاف کرنے اور شفا دینے کا ایک نظارہ دنیا نے تحریک وقف زندگی کی شکل میں دیکھا۔جو دعوت الی اللہ کی تحریک کے لئے تازہ اور رواں دواں خون کی حیثیت رکھتی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے 1907ء میں وقف زندگی کی پہلی تحریک فرمائی جس پر 13 مخلصین نے لبیک کہا۔حضرت مصلح موعود نے اس بیج کو ایک تناور درخت بنایا اور سینکڑوں باقاعدہ اور ہزاروں بے قاعدہ واقفین زندگی نے دین کے تن مردہ میں نئی جان ڈال دی۔164 وہ خوش نصیب بھی تھے جنہوں نے ہزاروں میل دور دیار غیر میں احیاء حق کا فریضہ سرانجام دیا ان میں 8 کو بیرون ملک زندگی خدا کی راہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔حضور نے کس جوش اور تحدی سے فرمایا:

"خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو (......) کو ایک لحظہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔میں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں۔میں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کے لئے کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دیں میں انہیں جلتے ہوئے تنوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو وہ جلتے تنوروں میں کود کر دکھا دیں۔اگر خودکشی حرام نہ ہوتی۔اگر خودکشی (۔) میں ناجائز نہ ہو جاتی تو میں اس وقت تمہیں یہ نمونہ دکھا سکتا تھا کہ جماعت کے سو آدمیوں کو میں اپنے پیٹ میں خنجر مار کر ہلاک ہو جانے کا حکم دیتا اور وہ سو آدمی اسی وقت

اپنے پیٹ میں خنجر مار کر مر جاتا۔

(الفضل 18 فروری 58ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے وقف عارضی کی تحریک کے ذریعہ اس نظام کو مزید وسعت دی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تحریک وقف نو کے ذریعہ تو گویا واقفین زندگی کا ایک نہ تھمنے والا سیلاب آ گیا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو مصلح موعود اور اس کے جگر گوشوں سے زندگی پا کر دنیا کو حیات نو سے سرفراز کر رہے ہیں۔

بعض مربیان ایسے تھے جو شادی کے جلد بعد بیرون ملک چلے گئے اور ان کی عدم موجودگی میں ان کے بچے پیدا ہوئے۔ وہ جوان ہو گئے مگر ان کے باپ کو واپس بلانے کی جماعت کو توفیق نہ تھی۔

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے شام میں اسی دین کی عظمت کی خاطر خون بہایا۔ حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر عرصہ تک افریقہ میں صرف مرچوں کے ساتھ روٹی کھاتے رہے جس نے ان کے معدہ اور انہضام کے نظام کو تباہ کر دیا۔

ان لوگوں نے ظاہری بیماریاں قبول کر لیں مگر دنیا کو روحانی بیماریوں سے پاک کرتے اور شفاء دیتے رہے۔

حضرت مولوی ظہور حسین صاحب دسمبر 24ء میں روس میں گرفتار کر لئے گئے مگر انہوں نے قید میں دعوت الی اللہ کرتے ہوئے 40 احمدی بنا لئے۔ ان کو کھانے میں سؤر کا گوشت دیا جاتا مگر وہ اس کی بجائے پانی میں روٹی ڈبو کر کھاتے رہے۔ ان کے عزم واستقلال کا ذکر کرتے ہوئے کشمیری اخبار لاہور نے لکھا:

''ہمارے اندر وہ اخلاص وعزم اور وہ تڑپ اپنے مذہب کی حمایت اور اشاعت کے لئے نہیں جو ایک معمولی احمدی بھی اپنے دل میں رکھتا ہے۔ کاش (دین) کے دوسرے فرقے بھی کفر سازی وکفر پروری کی بجائے ایسے ہی مجاہد پیدا کر سکیں۔''

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 4 ص 478)

افریقہ کی روحانی فتح

افریقہ میں احمدیہ مشنوں کی داغ بیل کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا میں نے ایک حدیث میں پڑھا کہ افریقہ سے ایک شخص اٹھے گا جو خانہ کعبہ پر حملہ کرے گا۔ (صحیح مسلم)

تو میں نے سوچا کہ یہ ایک انذاری پیشگوئی ہے جو ٹل سکتی ہے قبل اس کے کہ کوئی ایسا بدبخت اٹھے ہم کیوں نہ افریقہ کو دین کا شیدائی بنا دیں۔

(الفضل 25 مارچ 1920ء)

چنانچہ حضور نے افریقہ میں دعوت الی اللہ کے ذریعہ احمدی مشنز کا ایک جال پھیلا دیا اور کروڑوں لوگ دین حق کی غلامی میں آ گئے۔ یہ سارا اعزاز اس شخص کے نام ہے جسے خدا نے مسیحی نفس قرار دیا تھا۔ جس کے عالمی اثرات سے آج افریقہ احمدیت کی آغوش میں گر رہا ہے اور افریقہ کے تمام کے تمام

53 ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا نئی شان سے ترقی کر رہا ہے۔

علامہ نیاز فتح پوری لکھتے ہیں:

آج دنیا کا کوئی دور دراز گوشہ ایسا نہیں جہاں یہ مردان خدا (دین) کی صحیح تعلیم ..... کی نشر واشاعت میں مصروف نہ ہوں، اور جب قادیان و ربوہ میں صدائے اللہ اکبر بلند ہوتی ہے تو ٹھیک اسی وقت یورپ وافریقہ وایشیا کے ان بعید اور تاریک گوشوں سے بھی یہی آواز بلند ہوتی ہے جہاں سینکڑوں غریب الدیار احمدی خدا کی راہ میں دلیرانہ قدم آگے بڑھاتے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ (ملاحظات نیاز ص 45)

ربوہ کا قیام

پیشگوئی مصلح موعود کے عالمی اثرات میں ایک بہت نمایاں پہلو ربوہ کا قیام ہے۔ 1947ء میں تقسیم ہند کے وقت جماعت نے پاکستان کی طرف ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا۔ قادیان جیسے روحانی اور جذباتی مرکز سے جدائی ایک مذہبی جماعت کے لئے بہت بڑا ابتلاء تھا۔ جماعت کے دل پارہ پارہ ہو رہے تھے اور جماعت کو جلد از جلد نئے مرکز پر اکٹھا کر کے غلبہ حق کی مہم کو تیز تر کر دینا مصلح موعود کی شان کو چار چاند لگا دیتا ہے۔

آپ کے سامنے صرف ایک پودا اکھیڑ کر دوسری جگہ لگانا نہیں پورے کا پورا باغ منتقل کرنا تھا۔ آپ نے اپنی بے پناہ فراست اور قوت عمل سے نئی سرزمین میں گویا احمدیت کا نئے سرے سے آغاز کیا۔

وہ ربوہ جس کی بنیاد 1948ء میں چند کچے کمروں سے ڈالی گئی تھی۔ آج تمام ملکی بے انصافیوں اور تعصبات کے باوجود ملک کا ترقی یافتہ شہر ہے اور وہ قافلہ جو قادیان سے روانہ ہوا تھا وہ نئے مرکز سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ رواں دواں ہو گیا۔ اور ربوہ کل عالم میں قادیان کا نام اونچا کر رہا ہے۔ گزشتہ 50 سال میں ربوہ نے دعوت حق اور عظمت دین کے لئے جس قدر عالی مرتبہ قربانیاں پیش کی ہیں۔ وہ تاریخ احمدیت کا درخشاں باب ہے۔

قلب یورپ میں صدائے حق

حضرت مصلح موعود کے بہت سے تاریخ ساز کارناموں کی تمہید لندن مشن کا قیام اور بیت الفضل لندن کی تعمیر ہے۔ خلافت ثانیہ کے آغاز میں ہی 1914ء میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے ذریعہ لندن مشن کی باقاعدہ بنیاد رکھی گئی۔ سیدنا حضرت مصلح موعود نے اپنے پہلے سفر یورپ کے دوران 19 اکتوبر 1924ء کو بیت الفضل لندن کا سنگ بنیاد رکھا اور 3 اکتوبر 1926ء کو اس کا افتتاح ہوا۔ اس موقع پر حضور نے اپنے تحریری پیغام میں فرمایا:

''ہم لوگوں کا مقصد اس مرکز توحید میں بیٹھ کر محبت اور اخلاص کے ساتھ واحد خدا کی پرستش کا رائج کرنا اور اس کی محبت کو قائم کرنا ہوگا''

پھر آپ نے دعا کی کہ:

''اے خدا تیرا جلال دنیا میں ظاہر ہو اور یہ (۔) تیرے نام کو بلند کرنے اور تیرے بندوں کے دلوں میں محبت واخلاص پیدا کرنے کا ایک بڑا مرکز ہو'' (الفضل 26 اکتوبر 1926ء)

بیت الفضل لندن کے ان مقاصد اور ان دعاؤں نے ایسی قبولیت پائی کہ آج خدا کا یہ گھر دنیا میں روحانی تبدیلیوں کا مرکز بن گیا ہے۔ اس نے خدا کے مقدس خلفاء کے لئے پناہ فراہم کی اور ایم ٹی اے کے ذریعہ جاری ہونے والے چشمہ صداقت کا منبع قرار پایا۔ اس کے بے پناہ اثرات کا ذکر کرتے ہوئے عبدالحق صاحب رسالہ الاعتصام 24 جنوری 1997ء میں بعنوان علمائے اسلام سے گزارش میں لکھتے ہیں:

''قادیانی ٹیلی ویژن گھر گھر میں داخل ہو چکا ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت وتفسیر، درس احادیث، حمد ونعت اور تمام قوموں کے قادیانیوں خصوصاً عربوں کو بار بار پیش کر کے قادیانی ہماری نوجوان نسل کے ذہن پر بری طرح چھا رہے ہیں۔ اس طرح ہمارے بزرگان کرام کی پچھلی سو سال کی مساعی پر پانی پھرتا نظر آ رہا ہے۔ لوگ ہم سے پوچھنے لگ گئے ہیں کہ سفید داڑھی اور پگڑی والا شخص جو تمام اسلامی عقائد کا اقرار کرتا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار اپنا آقا کہتا ہے۔ ان کی سیرت کے حسین تذکرے کرتے ہوئے رو پڑتا ہے کافر کیسے ہو سکتا ہے؟''

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور۔ 24 جنوری 1997ء)

جماعت کے ایک اور مخالف نے اپنے انٹرویو میں بیان کیا کہ:

''ان کے وسائل بے پناہ ہیں ...... ہر قادیانی اپنی آمدنی کا دسواں حصہ اپنے مذہب کی ترویج واشاعت کے لئے قادیانی جماعت کو دیتا ہے۔ ہزاروں افراد اپنی جائیداد کے دسویں حصہ کے لئے وصیت کر چکے ہیں..... کم از کم سو زبانوں میں قادیانیوں نے تراجم شائع کرائے ہیں۔ کویت کی وزارت مذہبی امور کے ذمہ دار نے مجھے بتایا کہ ہم روس کی آزاد ریاستوں میں گئے ہیں جہاں بھی گئے روسی زبان میں قادیانی جماعت کا ترجمہ ملا میں حیران ہوا......... ان کے وسائل بے پناہ ہیں 5 لاکھ روپے فی گھنٹہ کے حساب سے قادیانی جماعت نے ٹی وی چینل لیا ہوا ہے چوبیس گھنٹے ٹی وی چلتا ہے ہمارے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں ہماری اسلامی حکومتوں کی توجہ بھی اس طرف نہیں ہے''۔

(ہفت روزہ وجود کراچی 28 نومبر 2000ء)

اسیروں کی رستگاری

پیشگوئی مصلح موعود کا ایک مقصد یہ تھا کہ:

''وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا''

اس الہامی جملہ نے بھی دنیا کی تاریخ پر انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ اور روحانی غلاموں کی آزادی کے ساتھ ساتھ سیاسی اور جغرافیائی مظلوموں کے لئے رستگاری کے سامان پیدا کئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں فی الحقیقت کوئی آزاد مسلم ملک موجود نہیں تھا۔ تمام کے تمام غیروں کے دست نگر اور مفلوک الحال تھے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود کے دور میں خدائی تقدیر نے ان کی آزادی کی لہر چلائی اور آج 57 کے قریب مسلم ریاستیں موجود ہیں اس خود مختاری کی لہر پیدا کرنے میں حضرت مصلح موعود کا بڑا کردار ہے۔ آپ نے تحریک کشمیر اور تحریک پاکستان میں براہ راست حصہ لیا۔ اور دوسرے اسلامی ممالک کے حقوق اور آزادی کے لئے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے توسط سے تاریخی خدمات سرانجام دیں۔ ان میں خاص طور پر آپ عالم اسلام کے درد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جب سعودی، عراقی، شامی اور لبنانی ترک، مصری اور یمنی سو رہے ہوتے ہیں میں ان کے لئے دعا کر رہا ہوتا ہوں۔ (رپورٹ مجلس مشاورت 55ء ص 9)

الفضل کا اجراء

حضرت مصلح موعود کے لازوال کارناموں میں سے ایک ''الفضل'' کا اجرا بھی ہے۔ آپ نے 24 سال کی عمر میں انتہائی بے کسی کے زمانے میں حضرت اماں جان اور اپنی اہلیہ کی مالی امداد سے یہ اخبار جاری کیا جو آغاز میں ہفت روزہ تھا۔ پھر سہ روزہ ہوا اور 8 مارچ 1935ء سے روزنامہ ہو چکا ہے۔

قادیان کے بعد لاہور اور پھر ربوہ سے جاری ہوا۔ 3 اکتوبر 2002ء سے انٹرنیٹ پر بھی جاری ہے۔ پاکستان میں بہت سی پابندیوں کی وجہ سے لندن سے ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل جاری کیا گیا۔

الفضل باوجود ایک مذہبی جماعت کے نمائندہ ہونے کے ہر قسم کے دینی و دنیاوی علوم کا ایک ذخیرہ ہے۔ خلفاء کے ارشادات اور تاریخ احمدیت کا بنیادی ماخذ ہے۔ کل عالم میں دین کی اشاعت کے لئے روبہ عمل لائی جانے والی کوششوں کی مربوط تفصیل ہے۔

الفضل کے اجراء پر حضرت مصلح موعود نے یہ دعا کی تھی کہ:

''میرے حقیقی مالک میرے متولی تجھے علم ہے کہ محض تیری رضا حاصل کرنے کے لئے اور تیرے دین کی خدمت کے ارادہ سے یہ کام میں نے شروع کیا ہے۔ تیرے پاک .... کے نام کے بلند کرنے اور تیرے مامور کی سچائیوں کو ظاہر کرنے کے لئے یہ ہمت میں نے کی ہے۔ اے میرے مولیٰ! اس مشت خاک نے ایک کام شروع کیا ہے۔ اس میں برکت دے اور اسے کامیاب کر۔ میں اندھیروں میں ہوں تو آپ ہی راستہ دکھا۔ لوگوں کے دل میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں۔ اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا''

(الفضل 18 جون 1913ء)

آج واللہ اس اخبار کا فیض کروڑوں پر وسیع ہو

باقی صفحہ 8 پر

آپ نے تحریک جدید میں چار لاکھ روپے چندہ ادا کیا

حضرت مصلح موعود کا انفاق فی سبیل اللہ

قادیان سے آنے والے قافلوں کی خاطر 25 روپے روزانہ صدقہ دیتے رہے

مرتبہ: صفدر نذیر گولیکی صاحب

حضرت مصلح موعود نے خلافت پر متمکن ہونے سے قبل بھی جماعتی تحریکات پر لبیک کہا اور پھر اپنے 52 سالہ دورِ خلافت میں بڑی بڑی 56 مالی تحریکات کا اجراء کیا اور ہر تحریک میں مقدور بھر شمولیت اختیار کی۔ اپنا ذاتی نمونہ ایسا اعلیٰ پیش کیا کہ جماعت کے ہر فرد کے لئے بطور مشعل راہ ہے۔ اس انفاق فی سبیل اللہ کی جھلکیاں پیش ہیں۔

پہلے پارہ کی تفسیر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت اور نگرانی میں دسمبر 1915ء کے آخر میں قرآن شریف کے پہلے پارہ کی تفسیر اردو اور انگریزی ہر دو زبانوں میں شائع ہوئی۔ یہ تفسیر خود حضور کی لکھی ہوئی تھی مگر آپ کے نام سے شائع نہیں ہوئی کیونکہ آپ نے جماعت کے ذمہ دار احباب سے فرما دیا تھا کہ میں صرف ایک نمونہ تیار کرتا ہوں اور آگے اسے مکمل کرنا آپ لوگوں کا کام ہوگا .... اس کی اشاعت خاندان حضرت مسیح موعود کے خرچ پر ہوئی جو جائیداد کا ایک حصہ فروخت کر کے مہیا کیا گیا تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد پنجم ص204)

رمضان میں صدقہ

قرآنی علوم و معارف اور اسرار و نکات کی اشاعت کے لحاظ سے 8 اگست 1928ء تا 8 ستمبر 1928ء کے مبارک ایام ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے کیونکہ ان ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مسجد اقصیٰ قادیان میں سورہ یونس سے سورہ کہف تک پانچ پاروں کا روح پرور درس دیا۔

(یہ درس حضور کی نظر ثانی، ترمیم و اصلاح اور بہت سے اضافوں کے بعد 1940ء میں تفسیر کبیر جلد سوم کی صورت میں شائع ہوا)

درس القرآن کے آخری دن 8 ستمبر 1928ء کو حضور نے حاضرین سے فرمایا: "چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے دنوں میں جب قرآن کریم نازل ہوتا تھا بہت صدقہ دیا کرتے تھے اس لئے میں بھی اس موقعہ پر اپنی طرف سے دس روپیہ بطور صدقہ دیتا ہوں اور بھی جن دوستوں کو توفیق ہو قادیان کے غرباء کے لئے صدقہ دیں اس پر قریباً دو سو روپے اس وقت جمع ہو گئے۔ (تاریخ احمدیت جلد ششم ص81)

تفسیر کبیر کے اخراجات

حضور نے تفسیر کبیر کی پہلی دوسری اور تیسری جلد کی اشاعت کے بعد تیسویں پارہ کی آخری اور چوتھی جلد شائع کی ان کی اشاعت کے لئے حضور نے جو روپیہ پیش کیا اس کا ذکر آخری پارہ کی پہلی جلد کے دیباچہ میں یوں رقم فرمایا:

"پارہ عم کی تفسیر کی طباعت کے لئے میں نے دس ہزار روپیہ دیا ہے اور یہ پارہ اس رقم سے شائع کیا جائے گا۔ یہ رقم اور اس کا منافع بطور صدقہ جاریہ میری مرحومہ بیوی مریم بیگم ام طاہر کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے وقف رہے گا اور اس کی آمد سے قرآن کریم احادیث اور سلسلہ کی ایسی کتب جو تائید (دین) کے لئے لکھی جائیں شائع کی جاتی رہیں گی اور اس کا انتظام تحریک جدید کے ماتحت رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس صدقہ جاریہ کو مرحومہ کے درجات کی بلندی اور قرب الٰہی کا موجب بنائے۔ (تاریخ احمدیت جلد نہم ص144)

تراجم قرآن میں انفاق

1944ء میں جنگ عظیم کے خاتمہ کا وقت قریب آ رہا تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی توجہ دنیا بھر میں دینی جنگ کے آغاز کی مختلف سکیموں پر بڑھتی جا رہی تھی اس سلسلہ میں حضور نے 20 اکتوبر 1944ء کو دنیا کی سات مشہور زبانوں انگریزی، روسی، جرمن، فرانسیسی، اطالوی، ڈچ، ہسپانوی اور پرتگیزی زبان میں قرآن مجید کے تراجم کی عظیم الشان تحریک کی۔

اور خود اطالوی زبان کے ترجمے کے متعلق یہ اعلان فرمایا:

"اطالوی زبان میں قرآن مجید کے تراجم کا خرچ میں ادا کرونگا"

یہ انتخاب خدا تعالیٰ کے القاء کے تحت تھا چنانچہ خود ہی فرمایا:

"خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا ہے کہ چونکہ پہلے مسیح کا خلیفہ کہلانے والا اٹلی میں رہتا ہے اس مناسبت سے قرآن مجید کا جو ترجمہ اطالوی زبان میں شائع ہو وہ مسیح موعود کے خلیفہ کی طرف سے ہونا چاہئے"۔ (تاریخ احمدیت جلد نہم ص569)

اخبار الفضل کے اجراء کے لئے قربانی

18 جون 1913ء سے آپ نے ذاتی طور پر اخبار الفضل جاری کیا ابتدائی سرمایہ جن مبارک ہستیوں نے مہیا کیا ان میں سے ایک آپ کی حرم اوّل ام ناصر تھیں جنہوں نے اپنے دو زیور پیش کر دیئے کہ ان کو فروخت کر دیا جائے حضرت صاحبزادہ صاحب نے خود لاہور جا کر پونے پانچ سو روپے (-/475) میں یہ زیور فروخت کئے چنانچہ خود ہی فرماتے ہیں:

.... اس حسن سلوک نے نہ صرف مجھے ہاتھ دیئے جن سے میں دین کی خدمت کرنے کے قابل ہوا اور میرے لئے زندگی کا ایک نیا ورق الٹ دیا بلکہ ساری جماعت کی زندگی کے لئے بھی بہت بڑا سبب پیدا کر دیا۔ (تاریخ احمدیت جلد چہارم ص478)

مدرسہ احمدیہ کے لئے قیمتی کتب کا تحفہ

حضرت مصلح موعود کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے 1910ء میں مدرسہ احمدیہ کا نگران مقرر فرمایا آپ نے مدرسہ احمدیہ کا معیار بلند سے بلند تر کرنے کے لئے جو کوششیں شروع کیں ان میں سے ایک کوشش یہ بھی تھی کہ طلباء کا علمی مزاج بڑھے۔ اس غرض کے لئے علمی کتب کا ذخیرہ طلباء کے لئے مہیا فرمایا اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے شیخ محمود احمد صاحب عرفانی لکھتے ہیں:

"مدرسہ ہائی کے پاس تو ایک لائبریری تھی جس سے طلباء فائدہ اٹھاتے تھے مگر مدرسہ احمدیہ کے پاس کوئی لائبریری نہ تھی آپ نے اس ضرورت کو سخت محسوس کیا اور اپنی لائبریری سے قیمتی کتابوں کا ایک بڑا مجموعہ جس میں "الہلال" مصر کے پرچے بھی تھے مرحمت فرمایا اور مزید روپیہ بھی انجمن سے منظور کروایا۔ طالب علم عربی کتابوں کو پڑھتے اور فائدہ اٹھاتے تھے۔ (سوانح فضل عمر جلد 1 ص322)

پبلک لائبریری کا قیام

25 دسمبر 1908ء کو آپ نے ایک پبلک لائبریری قائم فرمائی جس میں اپنی ذاتی قیمتی کتب بھی رکھیں۔ اور آج بھی خلافت لائبریری میں سینکڑوں کتب حضور کی ہی ملکیت والی ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد پنجم ص89)

تعلیم الاسلام کالج کے لئے چندہ

دعویٰ مصلح موعود کے بعد ایک تحریک یہ بھی فرمائی کہ تعلیم الاسلام کالج جیسے اہم ادارہ کے قیام و احیاء کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ چندہ جمع کیا جائے یہ تحریک حضور نے 24 مارچ 44ء کو جماعت کے سامنے رکھی کالج فنڈ میں سب سے پہلے نمبر پر خدا کے موعود خلیفہ سیدنا المصلح الموعود نے حصہ لیا۔ اور گیارہ ہزار روپیہ کی رقم کالج فنڈ میں مرحمت فرمائی۔ جس میں سے پانچ ہزار روپیہ اپنی طرف سے اور ایک ایک ہزار روپیہ سیدہ امۃ الحی صاحبہ، حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ حضرت سیدہ ام وسیم اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی طرف سے تھا۔ علاوہ ازیں حضرت سیدہ ام وسیم نے بیس روپے اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے اپنی طرف سے از خود 50 روپے چندہ دیا تھا۔ علاوہ ازیں حضور نے اپنی دو صاحبزادیوں سیدہ امۃ الحکیم صاحبہ اور سیدہ امۃ الباسط صاحبہ کی طرف سے بھی

چالیس روپے عطا فرمائے۔
(تاریخ احمدیت جلد نہم ص 561)

بچوں کی تعلیم کے لئے پانچ ہزار روپیہ

حضور نے پانچ ہزار روپیہ جنگ عظیم میں کام آنے والے مسلمانوں کے بچوں کی تعلیم کے فنڈ میں عطا فرمایا۔ (تاریخ احمدیت جلد پنجم ص 238)

محرومین و مظلومین کشمیر کی امداد

1931ء میں مسلمانان کشمیر پر مظالم کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے وائسرائے کو تار دینے کے ساتھ ہی دوسرا کام یہ کیا کہ چوہدری عصمت اللہ صاحب وکیل لائلپوری کو سرینگر بھجوایا اور مظلومین کی امداد کے لئے 5 سو روپیہ کی رقم بھی فی الفور ارسال کر دی۔
(تاریخ احمدیت جلد ششم ص 458)

جناب سید حبیب صاحب مدیر ''سیاست'' لاہور نے لکھا:

.... میں بہ بانگ دہل کہتا ہوں کہ مرزا بشیر الدین محمود صدر کشمیر کمیٹی نے تندہی محنت، ہمت جانفشانی اور بڑے جوش سے کام کیا اور اپنا روپیہ بھی خرچ کیا اور اس کی وجہ سے میں ان کی عزت کرتا ہوں۔
(تحریک قادیان حصہ اوّل ص 42 مؤلفہ سید حبیب صاحب مدیر سیاست)

مفتی ضیاء الدین صاحب ضیاء سابق مفتی اعظم پونچھ نے اپنے منظوم کتابچہ نوحہ کشمیر میں 1931ء میں لکھا:

''آغاز تحریک آزادی میں مظلوم کشمیریوں کی طرف سے زعماء ہندوستان کی خدمت میں خطوط بھیجے گئے جن میں ڈاکٹر علامہ سر محمد اقبال صاحب جناب شیم صادق حسن صاحب امرتسری۔ امام جماعت احمدیہ، اور خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی شامل ہیں اور کہا گیا کہ مظلوموں کی مدد کیجئے۔
(امام جماعت احمدیہ کے سوا) سب کی طرف سے یہ جواب آیا کہ آپ نے ایسے خطرناک کام میں کیوں ہاتھ ڈالا اور بس۔ صرف امام جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے یکشت ایک خطیر رقم مظلومین کشمیر کی امداد کے لئے موصول ہوگئی۔
(تاریخ احمدیت جلد ششم ص 443)

تنظیموں کی مالی امداد

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کے ایک بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا:۔

''ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب خود آل انڈیا مسلم پارٹیز کانفرنس کے صدر ہیں اور اس حیثیت میں انہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ جس باڈی کے وہ صدر ہیں اس کے کام کو کامیاب بنانے کے لئے سب سے زیادہ مالی امداد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دی ہے یعنی 1930ء سے اس وقت تک آپ اس مجلس کے لئے -/3000 روپیہ دے چکے ہیں۔
(تاریخ احمدیت جلد ہفتم ص 119)

چندہ تحریک جدید

تحریک جدید کا آغاز 1934ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے کیا اس کا ایک نمایاں اور اہم مطالبہ مالی قربانی کا تھا۔ اس پہلو سے جماعت کی قربانیوں نے دنیا کو انگشت بدندان کر دیا حضور کی اپنی قربانی کا تذکرہ کچھ یوں ہے۔

1934ء یعنی تحریک جدید کے آغاز سے 1965ء اپنی زندگی کے آخری سال تک 2,54,468 روپے چندہ ادا کیا۔

اس کے علاوہ ایک نہایت قیمتی ذاتی جائیداد ملکیتی -/1,52,700 روپے بطور عطیہ عنایت فرمائی۔ گویا مجموعی طور پر ان سالوں میں حضور نے 4,07,168 روپے چندہ ادا فرمایا۔ (حضور کے بچوں اور خاندان کے دوسرے افراد کے چندے اس کے علاوہ ہیں) ذاتی قربانی کی اس شاندار مثال کی عظمت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور کا اپنی زندگی میں آخری وعدہ -/12500 روپے (تحریک جدید) کا تھا اور یہ چندہ حضور کی وفات کے بعد بھی آپ کی طرف سے باقاعدہ بغیر کسی وقفہ اور تعطل کے ادا ہو رہا ہے جو یقیناً ایک نہایت کارآمد صدقہ جاریہ کے طور پر حضور کے درجات کی بلندی اور رفعت و قرب کا باعث بن رہا ہوگا۔ اور اس طرح حضور کی وہ مقدس خواہش بھی بطریق احسن پوری ہو رہی ہے کہ دعوت دین حق کا کام جو بھی ہو اس میں حضور کا حصہ ہو اور وہ حضور کے ہاتھوں سے انجام پائے۔ (سوانح فضل عمر جلد سوم ص 332)

وقف جدید کے لئے جذبہ قربانی

27 دسمبر 1957ء کو اللہ تعالیٰ کے منشاء کے تحت وقف جدید جیسی عظیم اور بابرکت تحریک جاری فرمائی اور اس تحریک کی اہمیت اور اپنا جذبہ قربانی بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کرونگا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے آسمان سے فرشتے اتارے گا۔
(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جنوری 1958ء)

وقف جدید کا چندہ

فرمایا:
''دوستوں کی اطلاع کے لئے میں یہ شائع کرتا

ہر قسم کا اعلیٰ و معیاری کاغذ دستیاب ہے
پیپر کنگ
22 ذوالقرنین چیمبرز۔ گنپت روڈ لاہور
فون آفس: 7232380-7248012
طالب دعا: ملک مظفر احمد سنکوہی، ملک مدثر احمد سنکوہی

اعلیٰ معیار کا رائٹنگ پیپر پرنٹنگ آفسٹ اور پیکنگ کا کاغذ دستیاب ہے
فالکن ٹریڈنگ کارپوریشن
الفیصل پلازہ۔ بنگالی گلی گنپت روڈ لاہور
فون آفس: 7230801-7210154
Email:omartiss@shoa-net
طالب دعا ملک منور احمد سنکوہی، ملک مبشر احمد سنکوہی

ہر قسم کے ڈنر سیٹ۔ فینسی کراکری اور ڈیکوریشن کی ارزاں خریداری کا معیاری مرکز
مشتاق کراکری سٹور
تحصیل بازار سیالکوٹ
فون شوروم: 0432-589763

AMAZING LOW PRICE FOR CT & MRI GET EQUIPMENTS ON 20% PAYMENT ALL KINDS OF MEDICAL EQUIPMENTS LIKE X-RAY, ULTRA-SOUND CT SCAN, MRI, DENTAL ICU, EYE & ENT, GYNE & LABORATORY
IMS
CALL:042-5865976
0300-8473490
Gulf:+0971-50-8407615
Email:ims@k.st

الفضل روم کولر اینڈ گیزر
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
- پرانے کولر اور گیزر ریپیئر اور تبدیل کئے جاتے ہیں۔
- اسپیشل آفر پرانا گیزر 1500 روپے میں ایڈجسٹ کروائیں ● آف سیزن ڈسکاؤنٹ 500 روپے
- نیز بھاری گیج کے گیزر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔ ٹیلی فون پر آرڈر بک کروائیں ہمارا نمائندہ آپ کے دروازے پر۔ ٹرانسپورٹ فری۔ ● بعد از فروخت کسی بھی خرابی پر فون کریں شکایت دور
- کولر کا سیزن شروع ہونے سے قبل Less ریٹ پر ایڈوانس بکنگ کا فائدہ اٹھائیں۔
فیکٹری الفضل روم کولر اینڈ گیزر 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 5156244-5114822-5118096

اتحاد برنر فیکٹری اینڈ اتحاد لائٹ ہاؤس
برنر۔ چولہے۔ سٹوو۔ گیس بتی اور دیگر سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون بازار سے بارعایت حاصل کریں
اتحاد لائٹ ہاؤس
جیا موسیٰ بس سٹاپ شیخوپورہ روڈ
لاہور فون: 7921469
اتحاد برنر فیکٹری
حق باہو روڈ گلشن سٹریٹ شاہدرہ
ٹاؤن لاہور فون: 7932237

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں
جدید اور فینسی، مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز
صرافہ بازار سیالکوٹ
پروپرائٹر عبدالستار فون دکان: 0432-592316
فون رہائش 292793، موبائل 0300-9613255
Email alfazal@skt comsats net pk
فائن آرٹ جیولرز
بازار شہیداں سیالکوٹ
فون دکان: 0432-588452 پروپرائٹر: سفیر احمد
فون رہائش 0432-586297، موبائل 0300-9613257
E-mail fineart_jewellers@hotmail.com

ہوں کہ جس کی توفیق 12 روپے سالانہ کی ہو وہ بارہ روپے سالانہ دے سکتا ہے جس کی توفیق 50 روپے سالانہ دینے کی ہو وہ 50 روپے سالانہ دے سکتا ہے۔ دوستوں کو ہدایت دینے کے لئے یہ بات کافی ہونی تھی کہ میرا چندہ چھ سو روپے شائع ہو چکا ہے اور چھ سو، چھ سے سوگنا زیادہ ہے........ میرا ارادہ ہے کہ خداتعالیٰ مجھے توفیق دے تو بجائے چھ سو کے چھ ہزار یا اس سے بھی زیادہ دوں........ ممکن ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے تو میرا اس تحریک کا چندہ 25,24 ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔

(الفضل 15 جنوری 1958ء)

☆ جب حضور انور نے تحریک وقف جدید کے لئے زمینوں کے وقف کا اعلان فرمایا۔ تو سب سے پہلے اپنی طرف سے تحریک جدید کیلئے دس ایکڑ زمین وقف فرمائی جس کے بعد بہت سارے زمینداروں نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہا۔ (الفضل 16 فروری 1958ء)

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دفتر وقف جدید کی تعمیر کے لئے اپنی جیب خاص سے ایک ہزار روپیہ عنایت فرمایا۔ آپ کا نام دفتر وقف جدید میں لگی ہوئی سنگ مرمر کی سلیٹ پر درج ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وصیت

40-1939ء کی بات ہے کہ کئی ماہ سے بعض احمدیوں کو بذریعہ خواب یہ دکھایا جا رہا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات قریب ہے۔ نیز یہ کہ صدقہ سے یہ تقدیر ٹل بھی سکتی ہے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جہاں صدقات کا انتظام فرمایا وہاں 23 جولائی 1940ء کو اپنے قلم سے مندرجہ ذیل وصیت لکھی جو ''الفضل'' 25 جولائی 1940ء کے پہلے صفحہ پر شائع ہوئی۔

کئی ماہ سے دوستوں کی طرف سے مجھے ایسی خوابوں کی اطلاع آ رہی ہے جس میں میری وفات کی خبر انہیں معلوم ہوئی ہے۔ بعض خوابوں میں یہ ذکر بھی ہے کہ صدقے سے یہ امر ٹل سکتا ہے۔

چونکہ خواب میں جو بات دکھائی جائے اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اسے پورا کیا جائے۔ میں نے ان خوابوں کی بناء پر اس قسم کے صدقات کا ابھی انتظام کیا ہے جو بعض لوگوں کو بتائے گئے ہیں اور عام صدقہ کا بھی انتظام کیا ہے۔ مگر چونکہ آخر ہر انسان نے مرنا ہے میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ تقویٰ، خداتعالیٰ پر توکل اور دین کی اشاعت کے لئے اپنے اندر جوش پیدا کریں۔ اور اتحاد جماعت کو کبھی ترک نہ کریں۔ اگر وہ ان باتوں پر قائم رہیں گے۔ اگر قرآن کریم کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں گے۔ اگر وہ حضرت مسیح موعود کی آواز پر ہمیشہ کان رکھیں گے اور ان کے پیغام کا جواب اپنے دلوں سے دیتے ہوئے دنیا تک اسے پہنچاتے رہیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کا حافظ و ناصر رہے گا اور کبھی دشمن ان کو ہلاک نہ کر سکے گا بلکہ ان کا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے پڑے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

میں یہ بھی اعلان کرتا ہوں کہ میری نیت ہمیشہ سے یہ رہی ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بغیر وصیت کے مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے کا حق دیا ہے اس لئے اس کے شکریہ میں نہ کہ مقبرہ بہشتی کی وصیت کے طور پر اپنی جائیداد کا، وہ تھوڑا ہو یا بہت، ایک حصہ ان اغراض کے لئے جو مقبرہ بہشتی کے قیام کی ہیں وقف کر دوں۔ سو اس کے مطابق میں اعلان کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بھی قرضہ کی ادائیگی کے بعد بچے اس کی آمد کا دسواں حصہ میرے ورثاء صدر انجمن احمدیہ کے حوالے کر دیا کریں تا کہ وہ اشاعت (دین) کے کام پر خرچ کیا جائے۔ مگر یہ شکریہ بھی کافی نہیں۔ ایک کام جماعت کا اور بھی ہے جو توجہ کا مستحق ہے اور جس کی طرف سے جماعت کے احباب اکثر غافل رہتے ہیں اور وہ اس کے غرباء ہیں۔ سو میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد کا ایک اور دسواں حصہ (جو قرض کے ادا کرنے کے بعد بچے) غرباء، مساکین، یتامیٰ، اور بیواؤں کے لئے وقف ہوگا۔ پس میری جائیداد کی جو بھی آمد ہو، کم یا زیادہ، اس میں سے دسواں حصہ سلسلہ کے مساکین، غرباء، یتامیٰ، اور بیواؤں کی امداد کے لئے خرچ کیا جائے اس رقم کو خرچ کرنے کے لئے میں ایک کمیٹی تجویز کرتا ہوں جس میں دو نمائندے میرے ورثاء کی طرف سے ہوں اور ایک خلیفہ وقت کی طرف سے۔ وہ باہمی مشورہ سے مذکورہ بالا مستحقین پر اس رقم کو خرچ کریں۔ اگر کبھی اختلاف ہو تو خلیفہ وقت کا فیصلہ اس بارہ میں ناطق ہوگا۔ میں اپنی اولاد سے امید کرتا ہوں کہ وہ اپنی زندگیوں کو دین کے لئے خرچ کرینگے اور دنیاوی ترقیات کو دین کی ضرورتوں پر قربان کریں گے۔

(تاریخ احمدیت جلد 9 ص 68-67)

قافلوں کے لئے صدقہ

1947ء میں جب قادیان سے ہجرت کر کے پاکستان آنا پڑا تو اس وقت حضرت مصلح موعود نے مادی ذرائع کو کام میں لانے کے علاوہ خداتعالیٰ کی ذات پر توکل اور انحصار کیا یعنی جب آپ کانوائے بھجواتے تھے ساتھ ہی ساتھ دعاؤں اور صدقات پر بھی زور دیتے تھے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''میں جب قادیان سے آیا ہوں تو میں نے خیال کیا کہ جو لوگ وہاں بیٹھے ہیں ان کے لئے صدقہ دیتے رہنا چاہئے چنانچہ جب تک آخری قافلہ نہیں آیا میں 25 روپے روزانہ صدقہ دیتا تھا۔ اور یہ ساڑھے سات سو روپیہ ماہوار بنتا ہے۔ جب قافلے آ گئے اب سو روپیہ ماہوار صدقہ دیتا ہوں تا خداتعالیٰ وہاں کے رہنے والوں کو محفوظ رکھے۔

(تاریخ احمدیت جلد 11 ص 78)

گوردوارہ پٹنہ صاحب کی تعمیر کے لئے امداد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے ایک وفد نے جو سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور اور مولانا جلال الدین شمس صاحب پر مشتمل تھا 22 فروری 1935ء کو کرنل سردار گھمبیر سنگھ صاحب سردار ڈیوڑھی وسیکرٹری گوردوارہ پٹنہ صاحب کمیٹی کو مبلغ 500 روپیہ کی رقم گوردوارہ پٹنہ صاحب کی تعمیر کے لئے دی۔

(تاریخ احمدیت جلد ہشتم ص 281)

اس امداد پر ''شیر پنجاب'' میں جو کہ سکھ اخبار تھا مندرجہ ذیل الفاظ میں تبصرہ شائع ہوا:

''جو لوگ احمدیوں کی تنظیم ان کی سرگرمیوں اور مختلف تحریکوں سے دلچسپی رکھتے ہیں وہ سب (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ ناقل) قوت عظیم، (دینی) لٹریچر سے نہایت وسیع واقفیت، علم و فضل اور اپنی جماعت کی قیادت کے لئے غیر معمولی تدبر و دانشمندی کے قائل ہیں اور سکھوں کے ایک نہایت نیک و مقدس گوردوارہ کی عمارت کی تعمیر کے لئے 500 روپے چندہ کی یہ رقم جہاں غیر مذاہب ہمسایوں سے آپ کے خلوص اور رواداری کا ایک ثبوت سمجھا جائے گا وہاں اس میں آپ کی مسلمہ معاملہ فہمی اور دانشمندی کا راز بھی مضمر ہے........ ہم اس فیاضانہ چندہ کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ خالصہ پنتھ آپ کے اس اخلاص کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور جب کوئی موقعہ آیا سکھ بھی احسان کا بدلہ احسان اور نیکی کا بدلہ نیکی میں دیں گے۔

(الفضل 8 مارچ 1935ء ص 2)

قادیان کی جائیداد خدا کی راہ میں

مجلس شوریٰ 1947ء میں ایک تجویز قادیان کی جائیدادوں کے متعلق تھی۔ اس کے متعلق حضور نے فرمایا کہ جب وہ بیچی جائیں تو جو نفع ہو اس نفع کا نصف سلسلہ کو دیا جائے اور جن کے پاس پہلی جائیدادیں ہیں وہ منافع کا 1/10 فی صدی سلسلہ کو دیں میں آئندہ کے لئے یہ قانون مقرر کرتا ہوں کہ کوئی جائیداد امور عامہ کے علم اور مرضی کے خلاف فروخت نہ ہو۔ اس حکم کا اطلاق آج سے شروع ہوگا۔ مزید فرمایا:

اب رہا یہ سوال کہ اگر ان تجاویز کے باوجود مطلوبہ رقم جس کی اس وقت سلسلہ کے کام چلانے اور مرکز کی حفاظت کے لئے ضرورت ہے پوری نہ ہو تو میری کوٹھی دارالحمد کو بیچ کر کمی پوری کی جائے۔ کوٹھی کے ساتھ بہت سی زمین اور باغ بھی ہے جس کی مالیت چند لاکھ کے قریب ہے۔ میرے پاس نقد روپیہ نہیں ہے جماعت کے دوست یہ کریں کہ اسے خرید لیں۔

(تاریخ احمدیت جلد دہم ص 60-659)

بیت مبارک کی تعمیر میں حصہ

بیت مبارک ربوہ کے سنگ بنیاد کے موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

میں نے اپنی طرف سے 21 روپے نقد دیئے ہیں اور پانچ سو روپے کا وعدہ کیا ہے اس کے علاوہ ہمارے خاندان کے افراد کے چندے کی فہرست یہ ہے۔

ان میں سے بعض کا ذکر کر دیتا ہوں)

مرزا منور احمد صاحب مع بیوی بچے	21 روپے
مہر آپا سیدہ بشریٰ بیگم	10 روپے
مرزا مظفر احمد صاحب مع سیدہ امۃ القیوم صاحبہ	21 روپے
حضرت اماں جان	40 روپے
سیدہ ام وسیم صاحبہ	5 روپے
سیدہ ام ناصر احمد صاحب	30 روپے
سیدہ امۃ النصیر صاحبہ	10 روپے

(تاریخ احمدیت جلد 14 ص 21-20)

ربوہ کی زمین کی نصف قیمت

ربوہ کی زمین کی خرید کے وقت دس ہزار روپیہ قیمت میں سے نصف پانچ ہزار روپیہ حضرت مصلح موعود نے ادا فرمایا۔ (تاریخ احمدیت جلد 18 ص 458)

قادیان کے غرباء کے لئے غلّہ

فروری 1942ء کے شروع میں ہندوستان کے اندر خطرناک قحط رونما ہو گیا اور غلہ کی سخت قلت ہو گئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے سالانہ جلسہ 1941ء میں احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ انہیں غلّہ وغیرہ کا انتظام کرنا چاہئے خاص طور پر غریب احمدی بھائیوں کے لئے غلّہ کا انتظام کرنے کا ارشاد فرمایا۔ نیز یہ خاص طور پر تحریک فرمائی کہ قادیان کے غرباء کے لئے زکوٰۃ کے رنگ میں اپنے غلّہ میں سے چالیسواں حصہ بطور چندہ ادا کریں جو غلہ نہ دے سکیں وہ رقم بھجوا دیں۔ اسی تسلسل میں مئی 1942ء میں پھر اسی امر کی یاد دہانی کروائی جس پر جماعت نے لبیک کہا آپ نے اظہار خوشنودی کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

''آج 22 مئی 1942ء میں نے خطبہ جمعہ میں اس امر کی تحریک کی ہے کہ قادیان کے غرباء کے لئے بھی غلّہ کا انتظام کیا جائے تا کہ جن دنوں میں غلّہ کم ہو انہیں تکلیف نہ ہو۔ پانچسو من غلّہ کے لئے میں نے جماعت سے مطالبہ کیا ہے۔ قادیان سے باہر میری کچھ زمین ہے وہ بٹائی پر دی ہوئی ہے۔ کیونکہ اس دفعہ فصل ماری گئی ہے اس کا مقاطعہ اور گورنمنٹ کا معاملہ اور اوپر کے اخراجات ادا کر کے کوئی پچاس من غلہ بچتا ہے وہ سب میں نے اس تحریک میں دے دیا ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد نہم ص 317)

منارۃ المسیح ہال کے لئے قربانی

مجلس شوریٰ 1945ء کی تجویز کہ ایک ہال برائے

دعوۃ الی اللہ تعمیر ہو اس کے لئے مالی قربانی کی تحریک فرمائی اور آپ نے فرمایا:

میں اپنی طرف سے، اپنے خاندان کی طرف سے، نیز چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور ان کے دوستوں اور سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب کے خاندان اور جماعت احمدیہ کی طرف سے اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ بیرونی جماعتوں کو اس فنڈ میں شریک ہونے کا موقعہ دینے کے بعد دو لاکھ میں جو کمی رہے گی وہ ہم پوری کر دیں گے۔ (تاریخ احمدیت جلد پنجم)

اسی اثناء میں ساری فہرست تیار ہونے کے بعد جب رقوم کی میزان کی گئی تو حضور نے اعلان فرمایا کہ:

''اس جلسہ میں شریک ہونے والوں نے اپنی طرف سے یا اپنے غیر حاضر دوستوں اور رشتہ داروں کی طرف سے جو چندے پیش کئے ہیں ان کی فہرست تیار کر لی گئی ہے۔ ممکن ہے جلدی میں ان رقوم کی میزان کرنے میں کچھ غلطی ہو گئی ہو۔ لیکن اس وقت جس قدر چندہ ہو چکا ہے۔ وہ دو لاکھ بائیس ہزار سات سو چونسٹھ روپے شمار کیا گیا ہے۔

بقیہ صفحہ 4

چکا ہے اور اس کا ایک پہلو یہ ہے کہ دنیا بھر کے احمدی رسائل اور جرائد جو متعدد زبانوں میں شائع ہو رہے ہیں وہ سب الفضل سے استفادہ کرتے اور اس نہر کو اپنے اپنے جاموں میں انڈیل کر پیش کرتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود نے الفضل کے ان عالمی اثرات کے متعلق پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا:

آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 3 ص 450)

الغرض پیشگوئی مصلح موعود کا تعلق محض ایک فرد، ایک زمانہ یا چند جغرافیائی خطوں سے نہیں تھا یہ پیشگوئی دائمی اور عالمگیر اثرات رکھنے والی ان تحریکات سے عبارت ہے جو حضرت مصلح موعود کے ہاتھ سے جاری کی گئیں اور مختلف شکلوں میں ڈھل کر نئے نئے ادوار کے تقاضے پورے کر رہی ہیں۔ اور ہر نئے انقلاب کے ساتھ حضرت مصلح موعود کی زندگی اور لمبی اور لمبی ہوتی جا رہی ہے اور قیامت تک یہ حیات قائم و دائم رہے گی۔ حضور خود فرماتے ہیں:۔

میں اسی خدا کے فضلوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے کہتا ہوں کہ میرا نام دنیا میں ہمیشہ قائم رہے گا۔ اور گو میں مر جاؤں گا مگر میرا نام کبھی نہیں مٹے گا۔ یہ خدا کا فیصلہ ہے جو آسمان پر ہو چکا کہ وہ میرے نام اور میرے کام کو دنیا میں قائم رکھے گا۔ اور ہر شخص جو میرے مقابلہ میں کھڑا ہو گا۔ وہ خدا کے فضل سے ناکام رہے گا خدا نے مجھے اس مقام پر کھڑا کیا ہے کہ خواہ مخالف مجھے کتنی بھی گالیاں دیں مجھے کتنا بھی برا سمجھیں بہرحال دنیا کی کسی بڑی سے بڑی طاقت کے بھی اختیار میں نہیں کہ وہ میرا نام .... تاریخ کے صفحات سے مٹا سکے آج نہیں آج سے چالیس پچاس بلکہ سو سال کے بعد تاریخ اس بات کا فیصلہ کرے گی کہ میں نے جو کچھ کہا وہ صحیح کہا تھا یا غلط میں بے شک اس وقت موجود نہیں ہوں گا۔ مگر جب .... احمدیت کی اشاعت کی تاریخ لکھی جائے گی تو .... مؤرخ اس بات پر مجبور ہوگا کہ وہ اس تاریخ میں میرا بھی ذکر کرے۔ اگر وہ میرے نام کو اس تاریخ میں سے کاٹ ڈالے گا تو احمدیت کی تاریخ کا ایک بڑا حصہ کٹ جائے گا ایک بہت بڑا خلاء واقع ہو جائے گا جس کو پر کرنے والا اسے کوئی نہیں ملے گا'' (الفضل 3 جنوری 1962ء)

احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو نئی صدی اور نیا سال مبارک ہو

ڈیلران: فریج۔ ڈیپ فریزر، ائیر کولر، ائر کنڈیشنرز، الیکٹرک اینڈ گیس اپلائینسز، مشن واٹر ہیٹر، روم ہیٹر واشنگ مشین، سٹیبلائزرز۔ کوکنگ رینج۔ اٹلس یونیورسل۔ سپر ایشیا کی مصنوعات کی خریداری کا مرکز

خواجہ رشید اینڈ سنز

ٹرنک بازار سیالکوٹ فون شوروم: 0432-586575

طالب دعا: خواجہ منیر احمد

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے ڈیجیٹل ریسیور دستیاب ہیں

ڈیلران: ریفریجریٹر ڈیپ فریزر، سپلٹ AC ونڈو AC، واشنگ مشین کوکنگ رینج، کلر TV، ڈاؤلینس، پیل، ویوز، فلپس ایل جی، سام سنگ سپر ایشیاء۔ اٹلس

نیشنل الیکٹرونکس

احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے۔

لنک میکلوڈ روڈ ... لاہور فون 7223228-7357309

Importers & Exporters feel Free To Contact us

We are manufacturers of Leisure Sportswear;ie Track suits, Soccer, Golf, Base Ball, Boxing, Karate & Cricket Uniforms, Rainwear,working wear,polo shirts,Jackets, Wallets & Belts.

Remys INTERNATIONAL

Street#2Deputy Bagh Bank Road, Sialkot Pakistan

Tel:+92-432-594642
Fax:+92-432-594822
Email:remysint@hotmail.com
Mobile 0333-8604684

WEBSITE:Www.remysintl.com

SHEIKH SONS

31-32 Bank Square Market Model Town, Lahore-54700, Pakistan

Tel: 042-5832127, 5832358Fax : 042-5834907

E-mail:sheikhsons@lycos.co.uk- web site: www.sheikhsons.com

Indentors, Suppliers & Contractors

1) Gas & Steam Turbines Spares
2)Boilers
3)Speciality Chemicals for Oil & Gas and Power Industry

Authorised 3S Dealer

سوزوکی کی تمام گاڑیاں نہایت آسان اقساط پر

SUZUKI

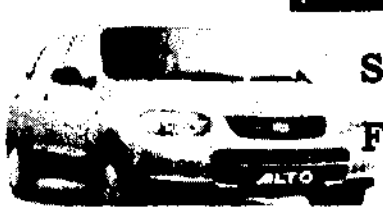

Sunday Open,
Friday Closed

MiNi Motors 5879649 5712119 5873384

54-Industrial Area, GulbergIII, Lahore.

WIDE ZONE International

IMPORTER/ EXPORTER

OF KNITTED FABRIC-GARMENTS

STITCHING-UNIT

452-A GMA FAISALABAD

SH.M.NAEEM UD DIN

PH92-041-698385-86
MOB 0300-9660632
Fax 92-41-693580

E-mail:armd-pak@hotmail.com

الرحمان الیکٹرونکس ورکشاپ

الیکٹرونکس کی تمام اقسام کو ڈیل کیا جاتا ہے

ڈیجیٹل ریسیورز کی مرمت کے ماہر

110۔ بیسمنٹ۔ C بلاک، بنک سکوائر ماڈل ٹاؤن لاہور 0300-9427487

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ هوالناصر

1960ء سے خدمت میں مصروف

بے اولاد مردوں اور عورتوں کیلئے مشورہ اور کامیاب علاج

جدید طب کا باکمال نسخہ ''نعمت الٰہی''

نرینہ اولاد کیلئے مفید علاج

ناصر ہومیو کیمیکل مین بازار راجہ چوک حافظ آباد

فون نمبر: 0438-523391-523392

انٹرنیشنل معیار کے مطابق خالص سونے کے مدراسی، اٹالین، سنگاپوری، ملتانی زیورات

Estd.1960

فینسی جیولرز

محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

میاں اظہر احمد، میاں مظہر احمد

Off:04524-212868
Res:04524-212867
Mob:0320-4891448

E-mail:mazharahmad2001@yahoo.com

CHILDREN BROUGHT UP THROUGH

HOMOEOPATHIC TREATMENT ARE HEALTHY

INTELLIGENT AND STRONG

DR.MANSOOR AHMAD

D.583.FAISAL TOWN

LAHORE,PH:5161204

میں دنیا کی ہر قوم کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم کسی کے دشمن نہیں ہیں

سیرت حضرت مصلح موعود کا ایک درخشاں پہلو، وہ دل کا حلیم ہوگا

میں نے کبھی کسی سے بغض نہیں رکھا بلکہ شدید دشمنوں کے لئے بھی کینہ نہیں ہے

فرخ سلمانی

میرا دل صاف ہے

تحریک جدید کے آغاز کے وقت حضرت مصلح موعود نے بھائیوں سے صلح کرنے اور یکجان ہونے کا ارشاد فرمایا۔ اس حکم کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

جس وقت میں نے جماعت کے لئے یہ حکم تجویز کیا اس وقت سب سے پہلے میں نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ اے خدا میرا دل صاف ہے اور مجھے کسی سے بغض و کینہ یا رنجش نہیں سوائے ان کے جن سے ناراضگی کا تو نے حکم دیا ہے لیکن اگر میرے علم کے بغیر کسی شخص کا بغض یا اس کی نفرت میرے دل کے کسی گوشہ میں ہو تو الٰہی میں اسے اپنے دل سے نکالتا ہوں اور تجھ سے معافی اور مدد طلب کرتا ہوں۔ مگر میرا دل گواہی دیتا ہے کہ میں نے کبھی کسی شخص سے بغض نہیں رکھا بلکہ شدید دشمنوں کے متعلق بھی میرے دل میں کبھی کینہ پیدا نہیں ہوا۔ ہاں ایک قوم ہے جس کو میں مستثنیٰ کرتا ہوں اور وہ منافقین کی جماعت ہے۔ مگر منافقین کا قطع کرنا یا انہیں جماعت سے نکالنا یہ میرا کام ہے تمہارا نہیں۔ جس کو میں منافق قرار دوں اس کے متعلق جماعت کا فرض ہے کہ اس سے بچے لیکن جب تک میں کسی کو جماعت سے نہیں نکالتا، تمہیں ہر ایک شخص سے صلح اور محبت رکھنی چاہئے اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہنا چاہئے۔

(خطبات محمود جلد 15 ص 372)

پاک دل

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ آج تک کسی ایک شخص کا بھی میرے دل میں بغض پیدا نہیں ہوا۔ ہاں ان افعال سے بغض ضرور ہوتا ہے جو سلسلہ احمدیہ اور دین (-) کے خلاف کئے جاتے ہیں۔ لیکن افعال سے بغض بغض نہیں کہلاتا بلکہ وہ اصلاح کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ ہم چوری کو بے شک برا کہتے ہیں لیکن چور سے ہمیں کوئی بغض نہیں ہوتا وہ اگر چوری چھوڑ دے تو ہم ہر وقت اس سے صلح کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔

پس اصلاح محبت کے جذبات کے ماتحت کرنی چاہئے لیکن میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ محض دوسرے کو نقصان پہنچانے کی خواہش میں دوسرے کی شکایت کر دیتے ہیں۔ ان کے مدنظر یہ نہیں ہوتا کہ اس کی اصلاح ہو جائے بلکہ یہ ہوتا ہے کہ کسی طرح اسے نقصان پہنچے۔ ایسے لوگ جب میرے پاس کسی کے متعلق شکایت کرتے ہیں اور میں محبت اور پیار سے اسے سمجھاتا ہوں اور وہ سمجھ جاتا ہے تو شکایت کرنے والے کہنے لگ جاتے ہیں بھلا اصلاح کس طرح ہو ہم نے فلاں کی شکایت خلیفۃ المسیح تک بھی پہنچائی مگر انہوں نے کچھ نہ کیا۔ گویا ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس کی شکایت کی جائے اس کے خلاف ضرور کوئی قدم اٹھایا جائے حالانکہ یہ اصلاح کا آخری طریق ہے اس سے پہلے ہمیں محبت اور پیار سے دوسروں کو سمجھانا چاہئے اور اگر وہ سمجھ جائیں تو ہمیں خوش ہونا چاہئے کہ ہمارے ایک بھائی کی اصلاح ہو گئی۔

(خطبات محمود جلد 15 ص 240)

میرے دل میں کوئی بغض نہیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''میں دوستوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ جو مضمون بھی لکھیں نرمی اور محبت سے لکھیں۔ یہ صحیح ہے کہ جہاں کوئی تلخ مضمون آئے گا اس کی کچھ نہ کچھ تلخی تو باقی رہے گی۔ لیکن جہاں تک ہو سکے الفاظ نرم استعمال کرنے چاہئیں .... میں مانتا ہوں کہ پیغامیوں کی طرف سے ہمیشہ سختی کی جاتی ہے۔ اس لئے بعض دوست جواب میں سختی سے کام لیتے ہیں۔ مگر مجھے یہ طریق سخت ناپسند ہے۔ میں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ شدید سے شدید دشمن کے متعلق بھی سخت کلامی مجھے پسند نہیں۔ میرے نزدیک مولوی ثناء اللہ صاحب ہمارے اشد ترین دشمن ہیں۔ مگر میں نے کئی بار دل میں غور کیا ہے۔ ان کے متعلق بھی اپنے دل میں کبھی بغض نہیں پایا۔ اور میں سمجھتا ہوں اگر کسی دشمن کے متعلق دل میں بغض رکھا جائے تو اس سے (دین) کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے .... ہر شخص کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ اگر کسی نے سزا دینی ہو تو اس نے، اگر کسی نے بخشنا ہو تو اس نے، میں کیوں اپنے دل میں بغض رکھ کر اسے سیاہ کروں۔ پس دل میں بغض اور کینہ رکھ کر کام نہ کرو بلکہ محبت و اخلاص رکھ کر کرو''۔ (الفضل یکم مئی 40ء)

صلح کا عالمی پیغام

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

میں اپنی طرف سے دنیا کو صلح کا پیغام دیتا ہوں میں انگلستان کو دعوت دیتا ہوں کہ آؤ! اور ہندوستان سے صلح کر لو اور میں ہندوستان کو دعوت دیتا ہوں کہ جاؤ! اور انگلستان سے صلح کر لو اور میں ہندوستان کی ہر قوم کو دعوت دیتا ہوں اور پورے ادب و احترام کے ساتھ دعوت دیتا ہوں بلکہ لجاجت اور خوشامد سے ہر ایک کو دعوت دیتا ہوں کہ آپس میں صلح کر لو اور میں ہر قوم کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاں تک دنیوی تعاون کا تعلق ہے ہم ان کی باہمی صلح اور محبت کے لئے تعاون کرنے کو تیار ہیں اور میں دنیا کی ہر قوم کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم کسی کے دشمن نہیں۔ ہم کانگرس کے بھی دشمن نہیں، ہم ہندو مہا سبھا والوں کے بھی دشمن نہیں مسلم لیگ والوں کے بھی دشمن نہیں اور زمیندارہ لیگ والوں کے بھی دشمن نہیں اور خاکساروں کے بھی دشمن نہیں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ ہم تو احراریوں کے بھی دشمن نہیں۔ ہم ہر ایک کے خیر خواہ ہیں اور ہم صرف ان کی ان باتوں کو برا مانتے ہیں جو دین میں دخل اندازی کرنے والی ہوتی ہیں۔ ورنہ ہم کسی کے دشمن نہیں ہیں اور ہم سب سے کہتے ہیں کہ ہمیں چھوڑ دو کہ ہم خدا تعالیٰ کی اس مخلوق کی خدمت کریں۔ ساری دنیا سیاسیات میں الجھی ہوئی ہے۔ اگر ہم چند لوگ اس سے علیحدہ رہیں اور مذہب کی تبلیغ کا کام کریں تو دنیا کا کیا نقصان ہو جائے گا۔

(الفضل 17 جنوری 45ء)

متوازن طبیعت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

میری ساری عمر میں میرا نقطہ نگاہ یہ کبھی نہیں ہوا کہ میں غیر معمولی جوش دکھاؤں یا غیر معمولی طور پر اپنے آپ کو جوشوں کے حوالے کر دوں۔ ساری عمر میں مجھے ایک واقعہ یاد ہے اور وہ خلافت سے پہلے کا ہے اس میں کچھ میری عمر کا بھی تقاضا تھا مگر بہر حال ساری عمر میں مجھے وہی واقعہ یاد ہے جس کے متعلق اب مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ اس وقت میرے فیصلے کا توازن باقی نہیں رہا تھا اور اگر ایک ساعت اور ایک لحظہ کے اندر اندر میری غلطی مجھ پر واضح نہ ہو جاتی تو شاید مجھ سے کوئی ایسی حرکت ہو جاتی جس کے متعلق بعد میں مجھے شرمندگی محسوس ہوتی اور میں خیال کرتا کہ میں نے جلد بازی سے کام لیا اس واقعہ کے علاوہ مجھے اپنی ساری زندگی میں کوئی ایسا واقعہ نظر نہیں آتا جب میرے ہوش و حواس کھوئے گئے ہوں، جبکہ غصہ یا غیرت نے میری عقل کو کمزور کر دیا ہو اور جبکہ میری قوت فیصلہ میں کسی وجہ سے ضعف آ گیا ہو بلکہ ہر حالت میں خواہ وہ خطرناک ہو یا معمولی، خواہ حکومت سے تعلق رکھنے والی ہو یا رعایا سے ہمیشہ خدا تعالیٰ کے فضل سے میری عقل میرے جذبات پر غالب رہی ہے اور میری دینی سمجھ میرے جوشوں کی راہنمائی کرتی رہی ہے۔

(خطبات محمود جلد 15 ص 375)

میں نے معاف کر دیا

32ء میں محترم خواجہ کمال الدین صاحب کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنی تقریر میں خواجہ صاحب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے فرمایا:-

''اگرچہ خواجہ صاحب نے میری بہت مخالفتیں کیں لیکن انہوں نے حضرت مسیح موعود کے وقت خدمات بھی کی ہیں اس وجہ سے ان کی موت کی خبر سنتے ہی میں نے کہہ دیا کہ انہوں نے میری جتنی مخالفت کی وہ میں نے سب معاف کی۔ خدا تعالیٰ بھی ان کو معاف کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ جن بندوں کو خدا تعالیٰ کھینچ کر اپنے مامورین کے پاس لاتا ہے ان میں ہو سکتا ہے کہ غلطیاں بھی ہوں لیکن خوبیاں بھی ہوتی ہیں۔ ہمیں ان خوبیوں کی قدر کرنی چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں خلافت کا انکار بڑی خطا ہے خدا تعالیٰ نے اسے بڑا گناہ قرار دیا ہے مگر ہمارا جہاں تک تعلق ہے۔ ہمیں معاف کرنا

چاہئے خداتعالیٰ کے نزدیک اگر ایسے شخص کی نیکیاں بڑھی ہوئی ہوں گی۔تو وہ اس سے بہتر سلوک کرے گا۔'' (الفضل یکم جنوری 33ء)

کسی سے عداوت نہیں

31راگست 1924ء کو کابل میں حضرت مولوی نعمت اللہ خاں صاحب کو شہید کر دیا گیا اس وقت حضرت مصلح موعود لندن میں تھے۔آپ نے اس موقع پر ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

باوجود اس کے لمبے عرصہ ظلم کے میں اپنے دل میں افغان گورنمنٹ اور اس کے حکام کے خلاف جذبات نفرت نہیں پاتا۔اس کے فعل کو نہایت برا سمجھتا ہوں۔مگر میں اس سے ہمدردی رکھتا ہوں اور وہ میری ہمدردی کی محتاج ہے اگر کوئی شخص یا اشخاص اخلاقی طور پر اس حد تک گر جائیں کہ ان کے دل میں رحم اور شفقت کے طبعی جذبات بھی باقی نہ رہیں۔تو وہ یقیناً ...... ہماری ہمدردی کے زیادہ محتاج ہیں۔میں نے آج تک کسی سے عداوت نہیں کی اور میں اپنے آپ کو اس واقعہ کی بناء پر خراب کرنا نہیں چاہتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے سچے متبع بھی اس طریق کو اختیار کریں گے ......

''میں جانتا ہوں کہ ظلم نہ ظلم سے مٹتے ہیں اور نہ عداوت سے۔پس میں نہ ظلم کا مشورہ دوں گا اور نہ عداوت کے جذبات کو اپنے دل میں جگہ دوں گا......

(الفضل 25راکتوبر 1924ء)

الٰہی تو ان پر رحم کر

10رفروری 1925ء کو افغانستان میں قاری نور علی صاحب اور مولوی عبدالحلیم صاحب کو سنگسار کر دیا گیا۔ان کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

''مجھے جس وقت گورنمنٹ کابل کی اس ظالمانہ اور اخلاق سے بعید حرکت کی خبر ملی۔ میں اسی وقت بیت الدعا میں گیا اور دعا کی کہ الٰہی تو ان پر رحم کر اور ان کو ہدایت دے اور ان کی آنکھیں کھول۔ تا وہ صداقت اور راستی کو شناخت کر کے ...... اخلاق کو سیکھیں اور انسانیت سے گری ہوئی حرکات سے وہ باز آ جائیں میرے دل میں بجائے جوش اور غضب کے بار بار اس امر کا خیال آتا تھا کہ ایسی حرکت ان کی حد درجہ کی بیوقوفی ہے۔امیر اور اس کے اردگرد بیٹھنے والے گزشتہ تاریخ تو جانتے ہوں گے اور تاریخی حالات اس میں انہوں نے پڑھے ہوں گے اگر اس سے بے خبر ہیں تو کم ازکم مسلمان کہلانے کی حیثیت سے وہ قرآن تو پڑھتے ہوں گے اور ان حالات کو بھی پڑھتے ہوں گے کہ ظالموں نے اپنے ظلموں سے صادقوں اور راستبازوں کو ذلیل کرنا چاہا۔اور صداقت اور راستی کے مٹانے کے لئے سر سے پاؤں تک زور مارا۔

''مگر آخر کار مٹائے جانے والے وہی ہوئے جو کہ ظالم تھے۔انہوں نے اس قرآن میں پڑھا ہوگا کہ ظالموں نے راستبازوں کی جماعتوں کو حقیر اور کمزور سمجھا اور اپنی قوت اور طاقت کے گھمنڈ میں ان کو ہر طرح دکھ دینے کی کوشش کی۔لیکن خدا نے ان کو یہی جواب دیا کہ تم کیا طاقت رکھتے ہو تم سے پہلے تم سے زیادہ طاقتیں رکھنے والی قومیں گزری ہیں جنہوں نے خدا کے راستبازوں کو نابود کرنا چاہا اور جو صداقت وہ لائے اس کو دنیا سے مٹانا چاہا...... مگر باوجود اس کے وہ راستبازوں کا وجود دنیا سے مٹا نہ سکے اور صداقت دنیا میں پھیل کر رہی......

''اس لئے ان تجربات اور واقعات کی بناء پر اس تقریر کے ذریعہ میں آئندہ آنے والی نسلوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ طاقت اور قوت کے زمانہ میں اخلاق کو ہاتھ سے نہ دیں کیونکہ اخلاق اصل وہی ہیں جو قوت اور طاقت کے وقت ظاہر ہوں۔ضعیفی اور ناتوانی کی حالت میں اخلاق اتنی قدر نہیں رکھتے جتنی کہ وہ اخلاق قدر رکھتے ہیں جب کہ انسان برسر حکومت ہو۔

''اس لئے میں آنے والی نسلوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جب خداتعالیٰ ان کو ہماری ان حقیر خدمات کے بدلے میں حکومت اور بادشاہت عطا کرے گا تو وہ ان ظالموں کے ظلموں کی طرف توجہ نہ کریں جس طرح ہم اب برداشت کر رہے ہیں وہ بھی برداشت سے کام لیں اور وہ اخلاق دکھانے میں ہم سے پیچھے نہ رہیں بلکہ ہم سے بھی آگے بڑھیں۔''

(الفضل 19رفروری 1925ء)

پھر فرمایا:

''میں ہرگز ہرگز گورنمنٹ کابل یا وہاں کے متعصب ملانوں کے خلاف کینہ نہیں رکھتا۔مگر میں سمجھتا ہوں کہ خود ان کو اس روحانی اندھے پن سے بچانے کے لئے جس میں وہ مبتلا ہیں۔ضروری ہے کہ ان کو یہ محسوس کرایا جائے کہ ہر یک شریف انسان ان کے اس فعل کو ناپسند کرتا ہے اور اس سے بہت شدت سے متاثر ہے۔(الفضل 19رفروری 1925ء)

خیر مقدم

امیر امان اللہ شاہ افغانستان جس کے عہد میں کئی احمدی شہید کئے گئے 1927ء میں ہندوستان کے دورہ پر آیا۔اس موقع پر جماعت احمدیہ کی طرف سے خیر مقدمی پیغام بھیجا گیا۔حضرت مولوی شیر علی صاحب نے تحریر فرمایا:

جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس امام کی طرف سے میں ہزمیجسٹی امیر کابل کی خدمت میں ان کے سرزمین ہند میں (جو کہ جماعت احمدیہ کے مقدس مان کی جائے پیدائش ہے) ورود کے موقع پر نہایت خلوص سے خیر مقدم کہتا ہوں۔

''ہم ہزمیجسٹی کی وفادار احمدی رعایا افغانستان کے ساتھ اس دعا میں متحد ہیں کہ ہزمیجسٹی کا سفر یورپ نہایت کامیابی کے ساتھ سرانجام پائے اور آپ اپنی مملکت میں سالماً غانماً واپس تشریف لائیں۔

بہ سر رفتت مبارک باد
بسلامت روی و باز آئی''

شیر علی سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح
امام جماعت احمدیہ قادیان

اس کا ذکر کرتے ہوئے اخبار انقلاب لاہور نے لکھا۔

''ہمیں یہ معلوم کر کے بے انتہا مسرت ہوئی کہ جماعت احمدیہ قادیان کے امام صاحب نے اعلیٰ حضرت شہریار غازی افغانستان کے ورود ہند پر اعلیٰ حضرت کی خدمت میں خیر مقدم کا محبت آمیز پیغام بھیج کر اپنی فراخدلی کا ثبوت دیا ہے اور قادیان کے جرائد نے اس پیغام کو نہایت نمایاں طور پر شائع کیا ہے۔

''آج سے کچھ مدت پیشتر دو تین احمدیوں کے رجم پر جماعت احمدیہ اعلیٰ حضرت شہریار افغانستان کی حکومت کی سخت مخالف ہوگئی تھی اور ان دنوں میں امام جماعت اور جرائد قادیان نے نہایت تلخ لہجے میں حکومت افغانستان کے خلاف احتجاج کیا تھا......

یہ نہایت قابل تعریف بات ہے کہ امام جماعت احمدیہ نے اس ہنگامی وجہ اختلاف کو فراموش کر کے مہمان محترم کا خیر مقدم کیا۔ اس طرز عمل کا اثر ایک طرف عام مسلمانان ہند پر بہت اچھا ہوگا۔ دوسری طرف افغانستان میں رہنے والے احمدیوں کے تعلقات اپنے بادشاہ اور اس کی حکومت کے ساتھ زیادہ خوشگوار ہو جائیں گے......''

(الفضل 23ردسمبر 1927ء)

اپنے اخلاق

ایک دفعہ ایک سخت مخالف غیر از جماعت دوست کسی کام کے سلسلہ میں حضرت مصلح موعود سے ملنے کے لئے ربوہ آئے۔ان کی حضرت ام ناصر صاحبہ سے قریبی رشتہ داری بھی تھی اس لئے سیدھے وہاں پہنچے اور پیغام بھجوایا کہ میں نے حضرت صاحب سے ملنا ہے مجھے وقت لے دیں۔مگر انہوں نے غیرت کی وجہ سے جواب دیا۔

''یوں تو آپ میرے خاوند کو گالیاں دیتے ہیں مگر جب کام ہوتا ہے تو سفارش کروانے آ جاتے ہیں۔ میں نہ صرف یہ کہ پیغام نہ دوں گی بلکہ آپ سے ملنا بھی پسند نہیں کرتی۔''

وہ صاحب ادھر سے مایوس ہو کر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری گئے اور وہاں سے کوشش کر کے ملاقات کا وقت لے لیا۔ کچھ دیر بعد حضور حضرت ام ناصر صاحبہ کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ انہی صاحب کے لئے اکرام ضیف کے طور پر ایک دو ڈش مزید تیار کر دو۔وہ کھانا میرے ساتھ کھائیں گے۔

حضرت ام ناصر صاحبہ نے ان کا پیغام اور اپنا جواب بتایا تو حضور نے فرمایا تم نے تو اپنی غیرت کا اظہار کر دیا ہے مگر اب وہ میرے مہمان ہیں اور رسول اللہؐ نے مہمان کی بڑی عزت رکھی ہے۔ وہ گالیاں دے کر اپنے اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں اور میں نے سنت رسولؐ پر چل کر اپنے اخلاق کا مظاہرہ کرنا ہے۔

(ماہنامہ خالد فروری 1987ء ص56)

آپ ہمارے پڑوسی ہیں

قادیان میں ایک صاحب ڈاکٹر گوربخش سنگھ تھے۔ وہ جماعت سے عناد رکھتے تھے اور سلسلہ کی برملا مخالفت کیا کرتے تھے بلکہ سرخیل معاندین تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ

''میری بھانجی ایف۔اے میں تعلیم پاتی تھی اور اس نے فلاسفی کا مضمون لیا ہوا تھا۔اس مضمون میں وہ کمزور تھی قادیان میں سوائے احمدیہ جماعت کے افراد کے اور کوئی اعلیٰ تعلیم یافتہ نہ تھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ مکرم عبدالسلام صاحب اختر فلاسفی میں ایم۔اے ہیں میرے ان کے والد ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی سے اچھے مراسم تھے۔چنانچہ میں ان کے پاس حاضر ہوا اور اپنی بھانجی کے لئے عبدالسلام صاحب کو ٹیوشن پڑھانے کی اجازت دینے کی درخواست کی۔ ماسٹر صاحب فرمانے لگے میرا بیٹا عبدالسلام واقف زندگی ہے اور اس کے وقت کا ایک ایک منٹ حضرت صاحب کے تحت حکم ہے۔ اگر حضرت صاحب اجازت دے دیں تو وہ بخوشی یہ خدمت بجالا سکتا ہے۔ان دنوں میں میں نے حضرت صاحب اور جماعت کے خلاف کچھ مقدمات کئے ہوئے تھے اور میرے تعلقات حضور کے ساتھ کشیدہ تھے۔لہٰذا میں حضرت صاحب کی خدمت میں مکرم عبدالسلام صاحب کو اجازت دینے کے لئے کہنا نہ چاہتا تھا۔لیکن جب پڑھانے کا کوئی اور انتظام نہ ہو سکا تو مجبوراً میں نے حضور کی خدمت میں اپنی غرض کے لئے ایک رقعہ لکھا۔حضور نے اس پر بخوشی عبدالسلام صاحب کو جانے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ مکرم عبدالسلام صاحب کئی ماہ تک میری بھانجی کو پڑھاتے رہے۔ میں نے ان کو ٹیوشن فیس دینا چاہی لیکن انہوں نے کہا کہ میں حضرت صاحب کے حکم کے ماتحت بطور ڈیوٹی پڑھا رہا ہوں اس کا معاوضہ لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوا۔نتیجہ نکلنے پر یہ لڑکی بہت اچھے نمبروں میں پاس ہوئی اور میں ایک تھال میں مٹھائی اور مبلغ دس روپے لے کر عبدالسلام صاحب کے گھر پہنچا۔انہوں نے کہا کہ میں یہ مٹھائی اور روپے نہیں لے سکتا۔اگر آپ چاہیں تو حضرت صاحب کے پاس لے جائیں۔ میں نے وہ مٹھائی حضور کی خدمت میں بھجوائی۔حضور نے بچی کو مبارکباد دی اور فرمایا کہ آپ ہمارے پڑوسی ہیں۔میں نے جو بچی کی پڑھائی کا انتظام کیا ہے وہ کسی معاوضے کے لئے نہیں تھا۔حضور نے مٹھائی دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے ذریعہ تقسیم کرا دی اور رقم مجھے واپس کر دی''۔

(مجلۃ الجامعہ مصلح موعود نمبر ص151)

ہمدردی کا چشمہ

ایک شخص تھا ''فخرالدین ملتانی'' ایک فتنہ کا بانی مبانی۔اس نے اپنی زبان سے قلم سے حضرت محمود اور

باقی صفحہ 14 پر

مصلح موعود کی 52 علامتوں میں ایک علامت یہ ہے کہ وہ ''شادی خان'' ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ازواج کا تعارف اور مختصر حالات

اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود کو کثیر اولاد سے نوازا آپ کے دو بیٹے خلافت کے منصب پر فائز ہوئے

مکرم محمد محمود طاہر صاحب

مسیح موعود کے لئے اولاد کی پیشگوئی صحائف سابقہ میں بھی دی گئی اور لازمی امر ہے کہ یہ پیشگوئی غیر معمولی صلاحیتوں کی حامل اولاد کے بارہ میں تھی۔ بعض صلحاء نے تو موعود فرزند کا نام بھی بتایا ہے۔

حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف فرمایا تو ملنے والی بشارات میں کئی بار ذریت طیبہ عطا ہونے اور تری نسلا بعیدا کی پیشگوئی عطا کی کہ اب تیرے ذریعہ تیری نسل چلے گی اور تجھے کثیر اولاد دی جائے گی۔

پسر موعود کی پیشگوئی

حضرت مسیح موعود 22 جنوری 1886ء کو چلہ کشی کے لئے ہوشیار پور تشریف لے گئے۔ اس چلہ کشی کے نتیجہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے جماعت کے شاندار مستقبل اور پسر موعود کی پیشگوئی سے نوازا۔ جس کو آپ نے ایک اشتہار کی صورت میں شائع بھی فرمایا۔

اس اشتہار میں پسر موعود کی پیشگوئی کے علاوہ مسیح موعود کے خاندان میں خواتین مبارکہ کے آنے کی پیشگوئی بھی کی گئی جن سے آپ کی اولاد نے پھیلنا تھا۔

خواتین مبارکہ کے متعلق خوشخبری

حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً 1886ء میں آپ کی ذریت کے بارہ میں خبر دی حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''پھر خدائے کریم جل شانہ، نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ:

''تیرا گھر برکت سے بھرے گا۔ اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کرونگا۔ اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا۔ تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤنگا اور برکت دونگا۔ مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے۔ اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر یک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی''۔ (تذکرہ صفحہ 145)

الٰہی نوشتوں اور پیشگوئی پسر موعود کے مطابق حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے بطن مبارک سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو 12 رجنوری 1889ء کو وہ عظیم الشان فرزند عطا کیا جس نے پیشگوئی کے مطابق حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود کا نظیر بننا تھا۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ولادت با سعادت قادیان کی مقدس بستی میں ہوئی۔ پسر موعود کی پیشگوئی اور بعد میں بھی اس موعود بیٹے کے بارے میں متعدد علامات کا انکشاف اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود پر کیا۔

''شادی خان'' کا الہام

حضرت مسیح موعود کو 8 جون 1906ء کو الہاماً بتایا گیا کہ:

''اس کے بعد معلوم ہوا کہ اس لڑکے کے دو نام اور ہیں:

''ایک شادی خان کیونکہ وہ جماعت کے لئے شادی کا موجب ہوگا.........'' (تذکرہ صفحہ 616)

مصلح موعود کی پینتالیسویں علامت

الٰہی خبر کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 28 جنوری 1944ء کو بیت اقصیٰ قادیان میں خطبہ جمعہ کے دوران اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ اس سلسلہ میں قادیان، ہوشیار پور، دہلی اور لدھیانہ میں بھی جلسے منعقد ہوئے جہاں حضرت مصلح موعود تشریف لے گئے۔

جلسہ سالانہ قادیان 1944ء کی تقریر فرمودہ 28 دسمبر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے مصلح موعود ہونے کی تفصیلات بیان فرمائیں اور مصلح موعود کی 52 علامتوں کا تذکرہ کیا۔ حضور کی یہ تقریر ''الموعود'' کے نام سے کتابی صورت میں 1961ء میں شائع ہوئی تھی۔ مصلح موعود کی 52 علامتیں بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 45 ویں علامت یہ بیان فرمائی کہ وہ ''شادی خان'' ہوگا۔ (الموعود: ص 75)

''شادی خان'' کا لقب

حضرت مصلح موعود کو شادی خان کا لقب دیا گیا اس سے جہاں یہ مراد ہے کہ آپ کا وجود با جود جماعت کے لئے خوشی اور شادمانی کا موجب بنا وہاں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ لقب زیادہ شادیاں کرنے کے بارہ میں بھی اشارہ دیتا ہو۔ حضرت ام طاہر کی وفات کے بعد حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب معالج خصوصی حضرت مصلح موعود نے حضرت ام طاہر کی سیرت و سوانح پر ایک مضمون لکھا جو روزنامہ الفضل 12 مارچ 1944ء کے صفحہ اوّل پر شائع ہوا۔ آپ اپنے مضمون کا آغاز ان الفاظ سے کرتے ہیں:۔

شادی خان کا لقب

''میرے کان دو الہامی لفظوں سے آشنا ہیں۔ یعنی شادی خان، عالم کباب یہ ہر دو الفاظ ربانی مصلح موعود حضرت محمود کی شان میں ہیں۔ شادی خاں کا لقب جو خدائے علیم و بصیر نے اپنی حکمت کے ماتحت عطا فرمایا۔ ہوسکتا ہے کہ حضور والا نے ایک سے زیادہ شادیاں کرنی تھیں۔ اس لئے پیار کے رنگ میں شادی خاں نام رکھ دیا ہو۔ لیکن اس کا بھی امکان ہے کہ کوئی خاص شادی کرنی تھی جس کی وجہ سے یہ لقب دیا گیا ہے اور میرا ذوق اسی طرف جاتا ہے کیونکہ حضور والا کی پہلی شادی تو حضور کے والد بزرگوار جری اللہ.......... نے اپنے منشاء مبارک سے فرمائی۔ جس طرح دوسرے صاحبزادگان کی فرمائی...... اور ظاہر ہے کہ کسی فرد کی ایک شادی ہونے سے اس کا نام شادی خان نہیں رکھا جا سکتا جیسا کہ دوسرے صاحبزادگان کا نام شادی خاں کا لقب الہامی طور پر نہیں ہے پس یہ لقب میرے نزدیک دو وجوہ سے ہوسکتا ہے۔ یا تو تین کو چار کرنے والا کی پیشگوئی کے ماتحت چار تک بیویاں کرنے کی وجہ سے یعنی جب بھی تعداد تین تک گری اسے چار کر دیا گیا۔ یا پھر کبھی خاص شادی کرنے کی وجہ سے شادی خان کا نام پیار کے طور پر دیا گیا''۔

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب نے خاص شادی سے مراد حضرت ام طاہر سے شادی ہونا قرار دیا ہے۔ (الفضل 12 مارچ 1944ء)

اس مبارک شادی سے موعود نافلہ سیدنا طاہر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جیسا عظیم وجود تولد ہوا۔

حضرت مصلح موعود کی ازواج

حضرت مصلح موعود کی پہلی شادی حضرت مسیح موعود کے منشاء مبارک پر حضرت ام ناصر سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب سے ہوئی۔ اس کے بعد آپ نے خدائی بشارات اور دینی مصلحتوں کے تحت بھی شادیاں کیں۔ آپ کی ازواج کی تعداد سات ہے۔ جن کا مختصر تعارف ذیل میں دیا جا رہا ہے ان سے حضرت مصلح موعود کو کثیر اولاد عطا ہوئی جن میں سے دو صاحبزادے خلافت احمدیہ کی مسند پر بھی فائز ہوئے۔

حضرت سیدہ ام ناصر محمودہ بیگم صاحبہ

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی کی حرم اوّل حضرت سیدہ ام ناصر محمودہ بیگم صاحبہ تھیں آپ حضرت مسیح موعود کے ایک مخلص اور فدائی رفیق حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی صاحبزادی تھیں جو 313 رفقاء میں شامل ہیں۔ آپ کا وجود کئی لحاظ سے الٰہی کلمات کا مورد بنا۔ آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ کے رشتہ کی تجویز خود حضرت مسیح موعود نے فرمائی۔ حضرت مسیح موعود کو پہلا پوتا آپ کے بطن سے ملا۔ آپ خلیفۃ المسیح الثالث کی والدہ ہونے کا اعزاز بھی رکھتی ہیں۔

آپ کا نکاح اکتوبر 1902ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ساتھ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل نے ایک ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔

نکاح کی تقریب کے لئے قادیان سے ایک قافلہ رڑکی گیا وہاں حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب تعینات تھے۔ اکتوبر 1903ء میں تقریب رخصتانہ آگرہ میں منعقد ہوئی جہاں حضرت ڈاکٹر صاحب موصوف میڈیکل کالج میں پروفیسر تھے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود کو حضرت ام ناصر سے کثیر اولاد سے نوازا۔ تین بچے صاحبزادہ مرزا نصیر

احمد صاحب، صاحبزادی امتہ العزیز صاحبہ اور صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب بچپن میں وفات پا گئے۔ باقی بچوں کی تفصیل یہ ہے:

1۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث

2۔ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب والدہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

3۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سابق وکیل اعلیٰ تحریک جدید۔

4۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مرحوم

5۔ مکرمہ صاحبزادی امتہ العزیز بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب مرحوم

6۔ مکرم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب ربوہ

7۔ مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب ربوہ

8۔ مکرم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب ربوہ

9۔ مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب ربوہ

آپ کو حضرت مصلح موعود کی 55 سالہ رفاقت کا شرف حاصل ہوا۔ 31 جولائی 1958ء کو مری میں آپ کی وفات ہوئی۔ یکم اگست کو ربوہ میں حضرت مصلح موعود نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں حضرت اماں جان کے قرب میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ ایک عرصہ تک صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے طور پر خدمات سرانجام دیتی رہیں۔ تقویٰ شعار، باوقار اور سلسلہ کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے والی خاتون تھیں۔ اخبار الفضل کے اجراء کے وقت اس کے ابتدائی سرمایہ میں آپ کا بھی حصہ شامل تھا۔

حضرت سیدہ امتہ الحی صاحبہ

بنت حضرت خلیفۃ المسیح الاول

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا دوسرا نکاح 31 مئی 1914ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی دختر نیک اختر حضرت سیدہ امتہ الحی صاحبہ سے ہوا۔ خطبہ نکاح حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے ایک ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ صاحبزادہ میاں عبدالحی صاحب اپنی بہن کی طرف سے ولی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بچوں سے نوازا:

1۔ محترمہ صاحبزادی امتہ القیوم بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب

2۔ محترمہ صاحبزادی امتہ الرشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب

3۔ صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب

حضرت سیدہ امتہ الحی صاحبہ جواں عمری میں ہی مورخہ 10 دسمبر 1924ء کو انتقال کر گئیں۔ اور بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ کی وفات پر حضرت مصلح موعود نے آپ کے بارہ میں فرمایا:

"عورتوں پر خصوصیت سے میری اس بیوی کا احسان ہے۔ حضرت خلیفہ اول کی وفات کے بعد میرا منشا نہیں تھا کہ میں عورتوں میں درس دیا کروں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ بہت ہی بڑی ہمت کا کام ہے کہ ایسے عظیم الشان والد کی وفات کے تیسرے روز ہی امتہ الحی نے مجھ کو رقعہ لکھا (اس وقت میری ان سے شادی نہیں ہوئی تھی) کہ مولوی صاحب مرحوم اپنی زندگی میں ہمیشہ عورتوں میں قرآن کریم کا درس دیا کرتے تھے۔ اب آپ کو خدا نے خلیفہ بنایا ہے حضرت مولوی صاحب نے اپنی آخری ساعت میں مجھے وصیت فرمائی کہ میرے مرنے کے بعد میاں سے کہہ دینا کہ وہ عورتوں میں درس دیا کریں۔ اس لئے میں اپنے والد صاحب کی وصیت آپ تک پہنچاتی ہوں۔ وہ کام جو میرے والد صاحب کیا کرتے تھے۔ اب آپ اس کو جاری رکھیں وہ رقعہ ہی تھا جس کی بناء پر میں نے عورتوں میں درس دینا شروع کیا اور وہ رقعہ ہی تھا جس کی وجہ سے میرے دل میں ان سے نکاح کا خیال پیدا ہوا۔ پس اگر اس درس کی وجہ سے کوئی فائدہ عورتوں کو پہنچا ہو تو یقیناً اس کے ثواب کی مستحق بھی مرحومہ ہی ہے .... بلکہ حق تو یہ ہے کہ عورتوں میں خطبہ، لیکچرز سوسائٹیاں اور ہر ایک خیال جو عورتوں کے متعلق ہوسکتا ہے اس کی محرک وہی ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم ص 489)

ایک دوسرے مقام پر حضرت مصلح موعود نے آپ کے شمائل کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو پڑھنے اور پڑھانے کا بہت شوق تھا اور علم پڑھانے کا ملکہ موجود تھا۔ فرمایا کہ امتہ الحی کی مثال ایسی تھی جیسے کوئی پھولوں سے ان کی خوشبو جمع کرتا ہوا چلا جائے۔

(انوار العلوم جلد 13 ص 191)

حضرت ام طاہر سیدہ مریم بیگم صاحبہ

حضرت مصلح موعود نے 7 فروری 1921ء کو حضرت مسیح موعود کے مخلص اور قدیم رفیق حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی دختر نیک اختر حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ کو اپنی زوجیت کا فخر بخشا، خطبہ نکاح حضرت سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا مہر ایک ہزار روپیہ مقرر ہوا۔ 21 فروری 1921ء کو تقریب نکاح رخصتانہ عمل میں آئی۔ 23 فروری 1921ء کو دعوت ولیمہ ہوئی۔ حضور کو اس نکاح کی تحریک اس لئے ہوئی کہ سیدہ مریم بیگم صاحبہ کا نکاح حضرت مسیح موعود کے فرزند صاحبزادہ مرزا مبارک احمد سے ہوا تھا۔ مگر جب صاحبزادہ صاحب وفات پا گئے تو حضور نے گھر میں اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ یہ رشتہ ہمارے ہی گھر میں ہو تو اچھا ہے۔

آپ کے بطن سے حضرت مصلح موعود کو جو اولاد عطا ہوئی ان میں دو بچے صاحبزادہ مرزا طاہر احمد اور صاحبزادہ مرزا اظہر احمد بچپن میں وفات پا گئے۔ باقی بچوں کی تفصیل یہ ہے:

1۔ محترمہ صاحبزادی امتہ الحکیم بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب۔ (محترمہ

اوکاڑہ کے قدیم احمدی عینک ساز
عنایت علی سنز آپٹیشنز
کرنل (ر) ظفر علی | ہسپتال بازار
چوہدری فاروق احمد 0442-513044 اوکاڑہ

کیپا ویل ڈریس لیڈیز ٹیلرز

ڈیلرز: L.G لومینز، سونی ٹی وی وفریج، کینڈی ڈیپ فریزر۔ ہائی سپر واشنگ مشین، نیز گیس کوکنگ رینج، گیزر ٹی وی ٹرالی الیکٹرونکس کی تمام مصنوعات سستی خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
انعام الیکٹرونکس
بالمقابل رحیم ہسپتال گوجر خان
طالب دعا: خواجہ احسان اللہ
فون آفس (0571) 510086-510140
رہائش: 512003

امپورٹڈ 'ورائٹی' مدراسی' سنگا پوری بحرینی، اٹالین، بغیر ٹانکے کے دستیاب ہے
مبارک جیولرز
مین بازار ڈسکہ
عابد جیولرز
فون دکان: 04341-613871
رہائش: 612571
موبائل 0300-6405169
طالب دعا: محمد ابراہیم عابد صراف۔ انشاء اللہ صراف۔ برہان احمد خالد

بنیان جراب تولیہ جرسیوں کی اعلیٰ ورائٹی کا مرکز
چوہدری ہوزری سٹور
جھنگ بازار۔ چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی
فون: 619421

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی وکوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز
سبزی منڈی - اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
فرج - فریزر - واشنگ مشین
T.V - گیزر - ائرکنڈیشنر
سپلیٹ - ٹیپ ریکارڈر - وی سی آر
بھی دستیاب ہیں۔
1 - لنک میکلوڈ روڈ
رابطہ - انعام اللہ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
7231680
7231681
7223204
7353105

ڈیلرز: فاسفورک ایسڈ۔ سلفیورک ایسڈ۔ ہائیڈروکلورک ایسڈ بازار سے بارعایت خریدیں۔ مینوفیکچررز۔ نائیٹرک ایسڈ
وڑائچ کیمیکلز
کچا شیخوپورہ روڈ۔ گوجرانوالہ
فون آفس 0431-220021
طالب دعا: چوہدری اعجاز احمد وڑائچ۔ چوہدری ندیم احمد وڑائچ

میں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے
میں تیرا ہوں تو میرا خدا میرا خدا ہے
خدا تعالیٰ کے فضل رحم اور احسان کے ساتھ 50 سال گزرنے کے بعد خداوند کریم کی مدد و رہنمائی سے رواں دواں
محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں
Ph-7661915
7654501
محتاج دعا: بشیر اینڈ کمپنی بنارسی والے
قائم شدہ 1953ء
ریڈی میڈ گارمنٹس تیار کرنے والے حضرات کی ضرورت کا فینسی کپڑا دستیاب ہے
111 - خواجہ بازار سفینہ بلاک اعظم کلاتھ مارکیٹ - لاہور فون 7654290-7632805

تمام امپورٹڈ ورائٹی بغیر ٹانکے کے KDM سے تیار شدہ مدراسی، سنگاپوری، اٹالین بحرینی جیولری کی خریداری کیلئے تشریف لائیں۔
نیو احمد جیولرز
گلا چوک شہیداں سیالکوٹ
رہائش: 589024
فون شوروم: 0432-587659-602042
طالب دعا: محمد احمد توقیر
موبائل: 0300-6130779

صاحبزادی امتہ الحکیم بیگم صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خوش دامن ہیں ؟

2۔ محترمہ صاحبزادی امتہ الباسط صاحبہ اہلیہ محترم سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم (والدہ مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریک جدید)

3۔ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ (1928-2003)

4۔ محترمہ صاحبزادی امتہ الجمیل صاحبہ اہلیہ محترم ناصر محمد سیال صاحب۔

حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھیں۔ مورخہ 5 مارچ 1944ء کو وہیں وفات پائی۔ حضرت مصلح موعود نے اسی روز پہلے شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کی کوٹھی میں آپ کا جنازہ پڑھایا اور پھر میت قادیان لے جائی گئی۔ جہاں اگلے روز حضرت مصلح موعود نے جنازہ پڑھایا اور احاطہ خاص بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

آپ کی وفات پر سیدنا حضرت مصلح موعود نے ایک یادگار اور معرکۃ الآرا مضمون تحریر فرمایا جو کہ 12 جولائی 1944ء کے الفضل میں شائع ہوا۔ 14 اپریل 1944ء کے الفضل میں آپ کے عظیم فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا مضمون بھی شائع ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے متعدد بار اپنے خطبات اور مختلف مواقع پر اپنی عظیم والدہ کے محاسن کا تذکرہ فرمایا ہے اور آپ کے نام پر "مریم شادی فنڈ" کا بھی اجرا فرمایا۔

مریم شادی فنڈ کی تحریک کا محرک آپ کی والدہ کے احسانات کو یاد رکھنا بھی تھا آپ نے خدمت خلق کی تحریک سے پہلے اپنی والدہ کا تذکرہ ان الفاظ میں فرمایا:

"میں شکر نعمت کے طور پر اپنی والدہ مرحومہ کا تذکرہ بھی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ غریبوں کی بہت ہمدرد تھیں اور بہت مہربان وجود تھیں ہمیشہ انہوں نے مجھے بھی غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرنے کی تربیت دی۔ ان کی اس نیکی کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی خاطر میں آج ایک اعلان کرنے والا ہوں۔ پہلے تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کو بھینسیں رکھنے کا بہت شوق تھا اور بھینسیں رکھتی تھیں تو خود ہی ان کا دودھ بھی دوہا کرتی تھیں اس میں سے مکھن نکالتی تھیں اور بہت سے غریب آدمی باہر آتے تھے اور وہ توقع رکھتے تھے ان کو بھی لسی مل جائے تو اس لسی کے ساتھ مکھن کی ایک ڈلی بھی ساتھ رکھ دیا کرتی تھیں اور اس طرح سے آپ نے مجھے سمجھایا کہ اس طرح غریبوں کی ہمدردی کرنی چاہئے۔ غریب بچیوں کے جہیز کا انتظام کیا کرتی تھیں اور بہت سی ایسی بچیاں تھیں یا دوسری غریب جن کے جہیز کا آپ نے ہمیشہ انتظام فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی بہترین جزا دے۔"

(الفضل 29 اپریل 2003ء)

حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کا وجود جماعت میں خصوصاً خواتین کے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوا۔ دینی خدمات کے لئے اور خواتین کی تنظیم قائم کرنے کے لئے آپ نے اپنی زندگی وقف کئے رکھی۔ اور لجنہ اماء اللہ کی قیادت فرمائی اور تاریخی خدمات کی توفیق پائی۔ غرباء کے لئے شفقت و محبت اور ہمدردی آپ کا نمایاں وصف تھا۔ ان کی غمی و خوشی میں شرکت فرماتیں۔

حضرت سارہ بیگم صاحبہ

حضرت مصلح موعود کی حرم رابع حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مولانا عبدالماجد صاحب بھاگلپوری تھیں۔ حضور کی حرم ثانی حضرت امتہ الحیٔ بیگم کی وفات سے عورتوں کی تعلیم و تربیت میں ایک خلا پیدا ہوگیا تھا۔ اس عظیم مفاد کی خاطر آپ نے نکاح کا ارادہ فرمایا چنانچہ 12 اپریل 1925ء کو حضرت مصلح موعود نے بیت اقصیٰ قادیان میں اپنا نکاح حضرت سارہ بیگم صاحبہ سے پڑھا۔ حضرت سارہ بیگم کو اللہ تعالیٰ نے تین بچوں سے نوازا۔

1۔ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب

2۔ صاحبزادی امتہ النصیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم پیر معین الدین صاحب

3۔ صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب

آپ کا انتقال جواں سالی میں ہی 13 مئی 1933ء کو قادیان میں ہوگیا۔ اس وقت حضرت مصلح موعود راولپنڈی میں دورہ پر تھے۔ آپ قادیان تشریف لائے اور جنازہ پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی تدفین ہوئی۔

حضرت مصلح موعود نے اپنی حرم سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کے ذکر خیر میں ایک تفصیلی مضمون تحریر فرمایا "میری سارہ" کے عنوان سے الفضل میں شائع ہوا۔ اب یہ مضمون انوارالعلوم جلد 13 میں طبع شدہ ہے اس میں حضرت مصلح موعود نے آپ کے بارہ میں تحریر فرمایا:

"سارہ بیگم کی زندگی کا اگر خلاصہ کیا جائے تو وہ ان تینوں لفظوں میں آ جاتا ہے۔ پیدائش، پڑھائی اور موت، انہوں نے ہوش سنبھالتے ہی پڑھنا شروع کیا اور شادی سے پہلی پڑھائی تو غالباً علم کی خاطر ہوگی لیکن شادی کے بعد ان کی پڑھائی فقط دین کی خدمت کی خاطر تھی۔ دنیا میں لاکھوں عورتیں پڑھ رہی ہیں ہزاروں ایم۔اے۔ بی۔اے موجود ہیں لیکن سارہ بیگم کی پڑھائی اور ان کی پڑھائی میں ایک فرق تھا۔"

"سارہ بیگم نیک نیتی سے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کوشش کرتے ہوئے فوت ہوئیں اور جو اس طرح جان دیتا ہے وہ شہید ہوتا ہے اور پھر انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی آخرالزمان کے قول کے مطابق زچگی کی بیماری سے وفات دے کر ظاہرا بھی شہادت کا مرتبہ عنایت فرمایا ہے۔ پس وہ زندہ ہیں اور ان کے نیک کام جاری رہیں گے کیونکہ وہ جو خدا تعالیٰ کے لئے بوجھ اٹھاتا ہے اور اسی کام میں جان دیتا ہے خدا تعالیٰ اس کے کام کو مٹنے نہیں دیا کرتا۔ بعض لوگ اپنی حیات سے دنیا کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور بعض موت سے۔ یہی خدا کی سنت ہے جو قدیم سے چلی آئی ہے"

"اے مخلص باپ کی مسکین بیٹی! خدا کی تجھ پر رحمتیں ہوں تو نے اس دنیا میں لوگوں کے لئے زندگی بسر کی۔ خدا تعالیٰ اگلے جہان کو تیرے لئے خوشی کی جگہ بنا دے، تیرے گناہ مٹائے جائیں اور تیری نیکیاں بڑھیں۔"

حضرت ام وسیم سیدہ عزیزہ بیگم صاحبہ

حضرت مصلح موعود کی حرم خامس حضرت سیدہ عزیزہ بیگم صاحبہ تھیں۔ آپ جماعت میں ام وسیم کے نام سے معروف ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود کے ایک بزرگ رفیق حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب آف جدہ کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ یکم فروری 1926ء کو آپ کا نکاح حضرت مصلح موعود سے ہوا۔ نکاح کا اعلان ایک ہزار روپے حق مہر پر حضرت سید سرور شاہ صاحب نے کیا۔ آپ کو حضرت مصلح موعود کی 38 سالہ رفاقت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کے بطن سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹوں سے نوازا۔

1۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان

2۔ مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب

مورخہ 5 دسمبر 1963ء کو آپ کا انتقال ہوا۔ اگلے روز حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور چار دیواری بہشتی مقبرہ ربوہ میں حضرت ام ناصر کے پہلو میں آپ کی تدفین ہوئی۔

آپ کا وجود بھی ان خواتین مبارکہ میں شامل تھا جو خدائی وعدہ کے ماتحت حضرت مسیح موعود کے مبارک خاندان میں داخل ہوئیں اور یوں ذریت طیبہ کا حصہ بنیں۔

حضرت سیدہ مرحومہ نے ایک متمول گھرانے میں پرورش پانے کے باوجود بہت سادہ طبیعت پائی تھی۔ آپ بہت تقویٰ شعار، مخلص اور منکسر المزاج خاتون تھیں بالخصوص غرباء کے ساتھ بہت محبت و شفقت کا سلوک روا رکھتی تھیں اور علالت طبع کے باوجود اکثر اوقات ان کے گھروں میں بھی تشریف لے جا کر ان کے دکھ سکھ میں شریک ہوتی تھیں۔

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب آپ کی وفات پر آپ کے شمائل کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ:

انہیں یہ شرف حاصل ہوا کہ ان کا رب انہیں جدہ سے اٹھا کر قادیان لے آیا اور اپنے محمود ہاں اپنے محبوب کا جوڑا بنا دیا واللہ میں کہتا اور بطور ایک شاہد کہتا ہوں کہ وہ اپنے رب پر کمال بھروسہ کناں تھیں۔ میں نے سالہا سال نہایت آرزومندانہ طور سے انہیں اس ناچیز کو مخاطب کرتے سنا "مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں" گویا ان کا سہارا صرف اور صرف باری تعالیٰ تھا اور وہ اس کے فضل و رحم کی ہر آن آرزومند رہتی تھیں۔

(روزنامہ الفضل 8 دسمبر 1963ء)

حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ المعروف مہر آپا

حضرت مصلح موعود کی حرم سابع حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ المعروف مہر آپا تھیں۔ 24 جولائی 1944ء کو حضرت مصلح موعود نے نکاح ایک ہزار روپے حق مہر پر خود پڑھا خطبہ میں حضور نے فرمایا کہ حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کی وفات سے پیدا ہونے والی صورتحال سے بچوں کی نگہداشت کے لئے شادی کی ضرورت تھی چنانچہ حضرت ام طاہر صاحبہ کے خاندان میں ہی یہ رشتہ طے پایا۔

آپ حضرت ام طاہر صاحبہ کی بھتیجی تھیں۔

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ 7 اپریل 1919ء کو حضرت سید عزیز اللہ شاہ صاحب ابن حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کے ہاں پیدا ہوئیں۔ حضرت مصلح موعود کو ایک رویا میں آپ کے بارہ میں یہ خبر دی گئی تھی:

"ایک فرشتہ آواز دے رہا ہے کہ مہر آپا کو بلاؤ جس کے معنی ہیں محبت کرنے والی آپا"

(الفضل یکم اگست 1944ء)

اسی رویا کی بنا پر آپ جماعت میں مہر آپا کے نام سے معروف ہیں اور اسی نام سے پکاری جاتی تھیں۔ آپ کی تقریب رخصتانہ 7 اگست 1944ء کو ہوئی۔ 15 اگست کو حضرت مصلح موعود کی طرف سے قادیان میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ آپ کو لجنہ اماء اللہ کی خدمات کی بھی توفیق ملی اور سیکرٹری جنرل، سیکرٹری خدمت خلق اور نائب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھی رہیں۔ مورخہ 22 مئی 1997ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ کی چار دیواری کے احاطہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔

حضرت مہر آپا کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کا تذکرہ ان الفاظ میں فرمایا:

"میری والدہ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی بعض خوشخبریوں کے نتیجے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ہم بچوں کی خاطر ان سے شادی کی۔ میں اور میری تین بہنیں تھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خواہش تھی کہ اپنے خاندان کا ہی، یعنی میری امی کے خاندان کا ہی کوئی شخص ہماری نگہداشت کرے۔ کیونکہ ان کے متعلق ڈاکٹروں کا یہ فیصلہ تھا کہ ایک بیماری کی وجہ سے ان کے بچے نہیں ہو سکتا اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ بھی سوچا کہ ایسی ماں ان کو ملے گی جس کے الگ اپنے بچے نہیں ہوں گے۔ مجبوراً وہ انہی سے پیار کرے گی۔ اور اسی وجہ سے آپ کا نام "مہر آپا" رکھا گیا۔ جس کا آپ کی ایک رویا (۔) سے تعلق تھا۔ کہ ایسی آپا جو "مہر" بن جائے اب مہر امی نہیں فرمایا "مہر آپا" اور واقعۃً ہم سب کا آپ سے تعلق آپا ہی کی قسم کا تھا۔ مگر مہر والا تعلق، کم از کم میں اپنی ذات میں ضرور کہہ سکتا

ہوں، میرا ان سے تعلق ہمیشہ مہر کا رہا۔ یعنی محبت اور پیار کا تعلق۔

جرمنی کی سو بیوت الذکر

آپ کے ذکر خیر اور صدقہ جاریہ کے طور پر حضور نے اس خطبہ میں فرمایا کہ:

''سیدہ مہر آپا کی وفات کی اطلاع چونکہ مجھے جرمنی میں ملی ہے اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ کی طرف سے جو روپیہ یہاں موجود ہے اس میں سے اور کچھ باہر سے منگوا کر تین لاکھ جرمن مارک (بعد میں 5 لاکھ) جماعت احمدیہ جرمنی کے سپرد کروں گا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ سو (بیوت الذکر) کی جو تحریک ہے۔ ہر 100 میں سے تین ہزار ان کی طرف سے ہوگا۔

آخر پر آپ نے فرمایا کہ سیدہ مہر آپا کے وصال نے ایک نئی بات بھی آپ کے اندر پیدا کر دی ہے جماعت جرمنی۔ یہ سارے خیالات میرے دل میں اس وصال کے ساتھ اٹھنے شروع ہوئے اور اس طرح پایہ تکمیل کو پہنچے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر وفات کو زندہ کرنے کی توفیق بخشے، جو بھی ہم میں سے مرے صفات باری تعالیٰ کو پیچھے روایات کی صورت میں زندہ چھوڑتا چلا جائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو''۔

(الفضل 30 مئی 1997ء)

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا عقد 30 ستمبر 1935ء کو ہوا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ایک ہزار روپیہ حق مہر پر نکاح کا اعلان فرمایا۔ 2/اکتوبر 1935ء کو دعوت ولیمہ قادیان میں ہوئی۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ 7۔اکتوبر 1918ء کو پیدا ہوئیں۔ حضرت مصلح موعود کی ماموں زاد تھیں۔ حضرت مصلح موعود کی زوجیت میں 30 سال گزرے۔ جس دوران حضور نے آپ کی خصوصی تربیت فرمائی جس کی وجہ سے آپ اعلیٰ دینی علوم اور انتظامی صلاحیتوں کی مالک بنیں اور لجنہ اماء اللہ کی نصف صدی تک قیادت فرمائی۔ آپ نے شادی کے بعد ایم اے عربی کا امتحان بھی پاس کیا۔ 1942ء تا 1958ء لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی سیکرٹری رہیں۔ 1958ء میں آپ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منتخب ہوئیں اور خدمات کا یہ شاندار سلسلہ نومبر 1997ء تک جاری رہا۔ آپ کو کئی میدانوں میں لجنہ کی تاریخی خدمات کی توفیق ملی۔ متعدد ممالک کے دورے بھی کئے۔ آپ کے ہاں ایک بیٹی مکرمہ صاحبزادی امتہ المتین صاحبہ تولد ہوئیں جو کہ مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کی اہلیہ ہیں۔ مورخہ 3 نومبر 1999ء کو 81 سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور بہشتی مقبرہ ربوہ کی چار دیواری میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ کی مرتب کردہ تاریخ لجنہ کی پانچ جلدیں شائع ہو چکی تھیں، اس کے علاوہ حضرت مصلح موعود کے خطبات خواتین کے بارہ میں الازھار لذوات الخمار، آپ نے مرتب کی۔ مشکوٰۃ المصابیح کے نام سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے خطبات عورتوں کے بارہ میں مرتب کئے۔ جماعتی اخبارات و رسائل میں متعدد مضامین بھی شائع ہوئے۔

تقسیم ہند کے بعد آپ نے پاکستان میں لجنہ کی از سر نو ترتیب و تنظیم کا کٹھن فریضہ سرانجام دیا۔ مستورات کی بہبود کے لئے انڈسٹریل ہوم، فضل عمر جونیئر ماڈل سکول، جامعہ نصرت گرلز کالج میں سائنس بلاک کا اجراء اور ڈنمارک اور ہالینڈ میں احمدی لجنات کی قربانیوں سے بیت الذکر کی تعمیر آپ کے دور کے نمایاں اور یادگار کارنامے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 5 نومبر 1999ء کے خطبہ میں آپ کے محاسن اور خدمات کا تذکرہ فرمایا اور بعد میں نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

لجنہ اماء اللہ پاکستان کی طرف سے حال ہی میں تعمیر ہونے والے دو منزلہ گیسٹ ہاؤس کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ ہی کے نام پر ''سرائے مریم صدیقہ'' عطا فرمایا ہے۔

حرف آخر

خواتین مبارکہ کی سیرت اور خدمات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کی خدمات کے فیض کو جاری رکھے۔ ان کی اولاد در اولاد کو حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 10

آپ کے اہل کے خلاف انتہائی سب وشتم اور بہتان طرازی سے کام لیا۔ اس کی اشتعال انگیزی حد سے بڑھی ہوئی تھی اور اس کا دل حضرت مسیح موعود کے خاندان اور حضرت مصلح موعود کے لئے بغض و عناد سے بھرا ہوا تھا۔ لیکن جب وہ فوت ہو گیا تو اس کی بیوی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنی مالی تنگی اور سامان خورونوش سے تہی دستی کا ذکر کرتے ہوئے امداد کی درخواست کی۔ باوجود اس کے کہ فخر الدین ملتانی اور اس کے ساتھیوں کے فعل سے احمدیوں اور حضور کے دل زخمی تھے اور اس کا پیدا کردہ فتنہ جاری تھا مگر یہ مجسم حلم وجود۔ شفقت و رأفت کا پیکر اس کنبے کی زبوں حالی پر درد سے بھر گیا اور ہمدردی خلق کا چشمہ آپ کے دل میں موجزن ہوا اور آپ نے ان کے لئے سامان خورونوش فراہم کرنے کا انتظام کیا جبکہ فخر الدین کے نام نہاد دوست اس کی کوئی بھی مالی مدد نہ کر سکے۔

حضور نے اعلان فرمایا تھا کہ آپ سوائے اپنے رشتہ داروں یا واقفین کے دوسرے احباب جماعت کے نکاحوں کا اعلان کرنے کی فرصت نہ نکال سکیں گے لیکن جب فخر الدین ملتانی کے لڑکے نے کہا کہ اگر اس کی ہمشیرہ کا نکاح خود حضور پڑھانا منظور فرما دیں تو تب ہی اس کا رشتہ احمدیوں میں ہو سکتا ہے ورنہ کوئی احمدی اس کا رشتہ قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوگا تو آپ نے یہ درخواست قبول کرتے ہوئے فخر الدین کی لڑکی کے نکاح کا اعلان خود فرمایا۔

(مجلۃ الجامعہ مصلح موعود نمبر ص 154)

آخری ایام کی خدمت

جماعت احمدیہ کے ایک دیرینہ معاند اور ایک بہت بڑے اخبار نویس بیمار ہو کر مری میں صاحب فراش تھے۔ وہ فالج کی بیماری میں مبتلا تھے اور نہایت کسمپرسی کے عالم میں اپنی زندگی کے آخری دن گزار رہے تھے۔ حضرت مصلح موعود کو علم ہوا۔ تو آپ برداشت نہ کر سکے اور ڈاکٹر غلام مصطفے صاحب کو بغرض علاج بھجوایا۔ اور ادویہ کے لئے اپنی جیب خاص سے رقم مرحمت فرمائی۔ اس سلسلہ میں جناب عبدالحکیم صاحب عامر کا بیان ہے کہ:

'' ایک سال پیشتر جب آغا صاحب (شورش کاشمیری صاحب مدیر چٹان۔ ناقل) سخت علیل تھے قادیانیوں کے روحانی پیشوا (مراد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث) نے ایک پیغام کے ذریعے آپ کو غیر ملکی دوائیوں کی پیشکش کی .... مولانا ظفر علی خان کی علالت کے دنوں میں جبکہ وہ مری میں مقیم تھے، قادیانیوں کے روحانی پیشوا سے مولانا کو بھی اس قسم کی پیشکش کی گئی تھی۔

(نوائے وقت 30/اکتوبر 1975ء)

جنود ڈینٹل لیبارٹری
بلاک 12 سرگودھا
فل سیٹ، فکس دانت، برج، کراؤن، پورسلین ورک کیلئے
فون: 0451-713878 موبائل: 0320-5741490
Email:m.jonnud@yahoo78.com

تمام ایئر لائن کے ٹکٹ خصوصی رعایتی ریٹ پر دستیاب ہیں۔
اور انٹرنیشنل ہوٹل ریزرویشن کیلئے ہماری خدمات دستیاب ہیں
طاہر ایکسپریس انٹرنیشنل
بیول پلازہ فضل الحق روڈ۔ بلیو ایریا۔ اسلام آباد
فون آفس 051-2275738-2275757-2201277

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
VIP ENTERPRISES
3- Panorama Centre
Blue Area Islamabad
سہیل صدیقی: 2270056-2877423

ہر قسم کے سائیکلوں کی ...
سائیکلوں کی دنیا میں منفرد نام گزشتہ 24 سال سے احباب جماعت کی خدمت میں مصروف عمل احباب جماعت کے لئے ہم نئی سے نئی ورائٹی پیش کرتے ہیں۔
چائنیز، سہراب، فونکس، ایگل، فونٹین بائیک، شہباز، جوگنگ مشین، بے بی سائیکل، واکر وغیرہ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔
نیز نقد اور آسان قسطوں پر ہر قسم کے سائیکل، واشنگ مشین پنکھے، ایئر کولر، ٹی وی ٹرالی وغیرہ حاصل کریں۔
اشفاق سائیکل سٹور
کالج روڈ ربوہ
پروپرائٹرز: شیخ اشفاق احمد، شیخ نوید احمد
Ph:213652

نسیم کلاتھ ہاؤس
راوی روڈ ڈنگہ گجرات
فون دوکان: 04337-401556 رہائش: 400919
پروپرائٹرز: چوہدری ادریس احمد۔ چوہدری سفیر احمد۔ چوہدری تجمل ادریس احمد

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز سیالکوٹ
AIJ
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا
فون دوکان: 594674 فون رہائش: 553733
موبائل: 0300-9610532 طالب دعا: عمران مقصود

نگینہ برتن سٹور
المعروف چوہدری
سراج دین اینڈ سنز
چوک جتو تھان۔ چنیوٹ
دکان 0466-332870

زکریا سٹیل
33 میکو مارکیٹ لوہا لنڈا بازار لاہور
طالب دعا: میاں خالد محمود
ڈیلر سی۔آر۔سی۔جی پی۔ای جی اور کلر شیٹ
فون آفس: 7650510-7658876-7658938-7667414

زرعی و کمرشل جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
ملک غلام یٰسین۔ محمد نواز احمد ورک
دکان: 04524-214681
رہائش: 04524-214228-213051

فخر الیکٹرونکس
ڈیلر: فریج، ائیر کنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین، ڈش انٹینا
ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
ہم آپ کے منتظر ہونگے
فون: 7223347-7239347-7354873

عرصہ 25 سال سے آپ کی خدمت میں پیش پیش
لاہور اسلام آباد، کراچی، ڈیفنس کراچی، ڈیفنس لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
برانچ-10۔ ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 7441210۔ موبائل 0300-8458676
چیف ایگزیکٹو۔ ڈاکٹر چوہدری زاہد فاروق
زاہد اسٹیٹ ایجنسی
ہیڈ آفس۔ 41 گراؤنڈ فلور۔ 4 بلاک کمرشل گول پلازہ از سرکل DHA
فون آفس: 5740192۔ موبائل 0300-8458676
چیف ایگزیکٹو: چوہدری عمر فاروق

ایم موسیٰ اینڈ سنز
M. MOOSA & SONS 100 YEARS
پروپرائٹرز۔ مظفر احمد ناگی۔ طاہر احمد ناگی
ڈیلرز: ملکی و غیر ملکی BMX+MTB
بائیسکل اینڈ بی بے آرٹیکلز
27۔ نیلا گنبد لاہور
فون: 7244220

ربوہ میں ایک منفرد اور اعلیٰ ذائقے کا مرکز
علی تکہ شاپ
سیخی و شامی کباب، چکن تکہ کے ساتھ اب نئی پیشکش معیاری چکن اور بیف برگر
پروپرائٹر: محمد اکبر
اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون 212041

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
سفوف مفرح۔ معجون مفرح
ضعف۔ کمزوری۔ گھبراہٹ
اور Low بلڈ پریشر میں نہایت مفید ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

رحمان کون مہندی، ابٹن نور، نور بیوٹی سوپ
پرس بیگ، کاسمیٹکس
رحمان جنرل سٹور
فون نمبر: 597058
بابر مارکیٹ۔ مین بازار سیالکوٹ

حسین اور دلکش زیورات کا مرکز
الحمید جیولرز
فون شوروم: 214220 فون رہائش: 213213
پروپرائٹرز: میاں محمد نصر اللہ۔ میاں محمد کلیم ظفر ابن میاں محمد امین

زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجر کار، دیجی ٹیبل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
احمد مقبول کارپٹس
12۔ نیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax: 042-6368134
E-mail: muaazkhan786@hotmail.com

سرمد جیولرز
ورائٹی و اعتماد کا نام
4۔ عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ لاہور
طالب دعا: میاں محمد اسلم، میاں رضوان اسلم
فون 7582408
7596086-p.p
موبائل: 0300-9463065
Email rizwan-sarmadjewellers@yahoo.com

انٹرنیشنل آٹوز
تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات
59-86 سپر آٹو مارکیٹ چوک
چوبرجی لاہور فون: 042-7354398

ISO 9002
CERTIFIED
SPICY & DELICIOUS ACHARS
IN OIL & VINEGAR

NOW IN 1 KG. HOUSE HOLD PLASTIC JAR AND 1 KG. ECONOMY SACHET PACK

Also Available in:
Commercial Pack,
Economy Pack,
Family Pack, &
Table Pack

Healthy & Happier Life
Shezan PRODUCTS

Largest Processors of Fruit Products in Pakistan.
Shezan International Limited Lahore - Karachi - Hattar

NASIR ناصر

مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر // دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

اوقات کار: موسم سرما صبح 9تا 1 بجے شام 3تا 6 بجے ناغہ بروز جمعرات // ہمدردانہ مشورہ ـ کامیاب علاج

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

(04524) 211434 212434 FAX. 04524-213966

ہومیو پیتھک ادویات

جرمن و پاکستانی ہومیو پیتھک پوٹنسیاں مدرٹنکچرز، بائیوکیمک ادویات، سادہ گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں وڈراپرز بارعایت دستیاب ہیں۔ جرمن پوٹنسی سے تیار کردہ 117 ادویات کے بریف کیس بھی دستیاب ہیں

کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ

فون ہیڈ آفس: 213156

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم اب ایک اور انداز میں آپ کی خدمت میں آئے ہیں عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں۔ نیز گاڑیاں بھی کرایہ پر دستیاب ہیں

رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ

فون دکان 211584

رنگین فلموں کی ڈویلپنگ پرنٹنگ چند منٹوں میں

ربوہ میں رنگین فلموں کی ڈویلپنگ پرنٹنگ چند منٹوں میں پاسپورٹ سائز 12 عدد تصاویر 50 روپے میں بمعہ نیگٹو حاصل کریں۔ 30 تصوروں کی پرنٹنگ پر ایک بڑی تصویر "6X8" مفت حاصل کریں۔

عامر کلر لیب اینڈ فوٹو سٹوڈیو عمر مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ نزد روف بک ڈپو

فون دکان 215209 گھر: 212988

چوہدری اکبر علی موبائل 0300-9488447

پروپرائٹر

عمر اسٹیٹ ایجنسی

جائیداد کی خرید و فروخت کا باا عتماد ادارہ

9۔ بینو بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ فون 5418406-7448406

خان نیم پلیٹس

سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ

ویکم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز

ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862

Email:knp_pk@yahoo.com

1970ء سے خالص سونے کے زیورات بنانے والے

البشیر جیولرز

گولڈن سٹریٹ ریل بازار چوک

فون رہائش: 04942-423359

فون شوروم: 04942-423173

موبائل: 0300-4146148

اعلیٰ زیورات وملبوسات نفاست اور جدت کے ساتھ

البشیرز پیج جیولرز اینڈ بوتیک

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

فون شوروم: 04524-214510

Mobile- 0320-4890857

RES- 04524-214757

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

اب آئے گا مزہ

ہم لے کر آئے ہیں مزے مزے کے کھانے

تقریبات کو حقیقی خوشیاں بنانے والے

گوندل ٹینٹ اینڈ پارٹی ڈیکوریٹرز

گولبازار ربوہ

فون نمبر: 04524-212758

نیز۔ نئی آرام دہ کاریں، مرسڈیز، ٹویوٹا وینز اور لوڈر گاڑیاں کرایہ پر حاصل کریں۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

لکی میڈیکل سٹور

بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ Fax/Ph:211956

مبارک سائیکل مارٹ

ماؤنٹین بائیسکل پاکستانی وامپورٹڈ نئی بائیسکل وسپیئر پارٹس

Ph:042-7239178

Res:7225622

نیلا گنبد لاہور

KOH-I-NOOR STEEL TRADERS

220 LOHA MARKET LAHORE

Importers and Dealers Pakistan Steel

Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils

Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088

Email : bilalwz@wol.net.pk

Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال

اوقات کار

موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام

وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر

ناغہ بروز اتوار

86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور

احمد پیکجز ایڈورٹائزنگ ایجنسی

آؤٹ ڈور میڈیا۔ الیکٹرک میڈیا۔ پرنٹ میڈیا

راولپنڈی برانچ فون آفس: 051-5464412

موبائل: 0320-4924412

الاحمد الیکٹرک سٹور

ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے

سپیشلسٹ ڈسٹری بیوشن بکس۔ والٹن روڈ۔ لاہور

ڈیفنس چوک لاہور کینٹ فون: 042-666-1182

موبائل: 0320-4810862

ESTD 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز۔ ربوہ

04524-214750 ریلوے روڈ

04524-212515 اقصیٰ روڈ

پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران

ڈیجیٹل ریسیورز نہایت سستے داموں میں دستیاب ہیں۔ ہر جگہ فٹنگ کی سہولت

ڈش ماسٹر

اقصیٰ روڈ ربوہ

211274-213123

الرحیم پراپرٹی سنٹر

کالج روڈ بالمقابل جامعہ کنٹین ربوہ

فون آفس: 215040 رہائش: 214691

نسیم جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

23۔ قیراط اور 22 قیراط جیولری سپلائرز

فون دوکان 212837 رہائش: 214321

خالص سونے کے زیورات

قمر جیولرز

گول بازار ربوہ

فون دکان: 04524-213589

گھر 04524-214489

موبائل 0303-6743501

میاں قمر احمد

AL-FAZAL JEWELLERS

YADGAR CHOWK RABWAH

PH:04524-213649

احمد جیولرز

اقصیٰ روڈ

بانو بازار ربوہ

پروپرائٹر: صلاح الدین زرگر

فون دکان 212040

رہائش: 211433

ربوہ پراپرٹی سنٹر

کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ

Office:04524-213550 Res:212826

پروپرائٹر: چوہدری عامر گوہر راہ ابن چوہدری بشیر احمد گوہر راہ

1978ء سے 2003ء

25 سال سے خدمت میں مصروف عمل

ہیلتھ کیئر ہومیو کلینک

زیر نگرانی ڈاکٹر محمد امین چاولہ

کنسلٹنٹ ہومیو فزیشن۔ ماہر امراض مخصوصہ

دارالرحمت شرقی (ب) نزد اقصیٰ چوک ربوہ

الصادق اکیڈمی اور شاہین موٹرز کے درمیان

فون: 04524-214960

نئی و پرانی گاڑیوں کا مرکز

محمود موٹرز

رابطہ مظفر محمود

فون نمبر 5162622 - 5170255

555A مولانا شوکت علی روڈ نزد جناح ہسپتال فیصل ٹاؤن لاہور

تمام گاڑیوں وٹریکٹروں کے ہوز پائپ آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار

SRP

سینکی ربڑ پارٹس

جی ٹی روڈ نزد چناٹاؤن نزد گلوب نمبر کارپوریشن فیروز والا لاہور

فون فیکٹری: 042-7924522-7924511

فون رہائش: 7729194

طالب دعا۔ میاں مبارک علی میاں ریاض احمد میاں تنویر اسلم

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات خریدنے کیلئے تشریف لائیں

راجپوت جیولرز

جدید فینسی، مدراسی، اٹالین سنگاپوری ورائٹی دستیاب ہے

انٹرنیشنل معیار کے مطابق زیورات بغیر نگے کے تیار کئے جاتے ہیں

گولبازار ربوہ فون: 04524-213160

Raheem Jewellers

Manufacturer of Fine Jewellery

- High quality
- Unique Designs
- Competitive Prices
- Reliable Delivery

Tel-0092-4524-215045

Noor Market, Railway Road Rabwah

سی پی ایل نمبر 29